۱۲ویں صدی کے آغاز پر
ایک عظیم ادبی تحفہ

اِصلاحی اشعار

[حروفِ تہجی اور موضوعات کے اعتبار سے فکر انگیز اشعار کا حسین مجموعہ]

مُرتّب

محمد عبدالمنان صِدیقی سبیلی

دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد (الہند)

شمس الاسلام

308

اِصلاحی اشعار

”دین و دانش، دعوت و اصلاح اور ادب و اخلاق سے متعلق فکر انگیز، معنی خیز، کردار ساز، رُوح پرور اور انقلاب آفریں اشعار کا حسین مجموعہ، اہلِ علم، اصحابِ قلم، خطباء و واعظین دینی و عصری مدارس کے طلبہ اور تشنگانِ علم و ادب کے لیے قیمتی شعری سرمایہ اور ادبی تحفہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب۔“



مُرتّب

محمد عبد المنّان صدیقی سہیلؔ

ایم ۔اے؛ ایم ۔فل (عثمانیہ)؛ پی ایچ ۔ڈی ریسرچ اسکالر

دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد۔ الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ)

نام کتاب : اصلاحی اشعار

مرتب : محمد عبدالمنان صدیقی سلفی

کمپیوٹر کتابت : محمد احسان اللہ

الکوثر کمپیوٹر سنٹر (حیدرآباد)

سرورق : سلام خوش نویس

سال اشاعت : ڈسمبر 2000ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار

قیمت : Rs 100/-

ملنے کے پتے

1. ادارہ ذوق ادب محلہ اٹھارہ سیڑھی قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد
2. ہندوستان پیپر ایمپوریم مچھلی کمان حیدرآباد
3. حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد
4. اسٹوڈنس بک ہاوس چار مینار حیدرآباد
5. شہر کے دیگر لیڈنگ بک اسٹالس

DARUL ULOM SABEELUSSALAM

MADINATUL-ELM (Behind Salala, Barkas)

Hyderabad - 500005 (A.P) India

Phone: 4440450 Fax 0091-40-4441835

انتساب

میں اس شعری انتخاب کو

مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب مدظلہٗ

ناظم دارالعلوم سبیل السلام حیدر آباد

امام و خطیب مسجد عامرہ عابد روڈ حیدر آباد

کے نام معنون کرتا ہوں

جن کی مدبرانہ، مشفقانہ اور حکیمانہ تربیت

اور دیرینہ علمی رفاقت نے سخن فہمی

اور شعر و ادب کا ذوق پیدا کیا۔ اور

" اصلاحی اشعار " کو پیش کرنے کے قابل بنایا۔

محمد عبدالمنان صدیقی سبیلی

مرتب کا تعارف

نام	: محمد عبدالمنان صدیقی سبیلی
نام والد	: محمد عبدالرحمٰن (مرحوم)
سنہ پیدائش	: 1949 عیسوی
پیشہ	: ملازم سرکار
تعلیمی قابلیت	: M. A. M.Phil (Osmania) Ph.D. (Research Scholar)
ایم۔ فل مقالہ کا موضوع	: شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ حیات اور خدمات
پی ایچ ڈی ۔ زیر ترتیب مقالہ کا موضوع	: علم حدیث کی اشاعت اور ترویج میں علماء دار العلوم دیوبند کا حصہ
دینی تعلیمی قابلیت	: عالم و فاضل۔ دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد
پسندیدہ مشاغل	: مطالعہ کتب ☆ حسب ضرورت دینی و علمی موضوعات پر مضامین لکھنا ☆ علماء دین اور اہل علم سے استفادہ کرنا
تصنیف۔ ترتیب	: پندرھویں صدی ہجری : ماضی کا جائزہ۔ حال کا خاکہ۔ مستقبل کا پیغام المدنی کیلنڈر اور سبیل السلام حیدرآباد کیلنڈر کے ترتیب کی ذمہ داری۔

فہرست



فہرست

نمبر شمار	عنوان	شعر نمبر
8	مومنانہ اوصاف	4- 9- 46- 47- 57- 84- 109- 130- 165- 168- 200- 228- 240- 253- 265- 285- 293- 324- 330- 342- 349- 351- 358- 372- 438- 445- 448- 490- 553- 565- 571- 607- 648- 655- 668- 699- 701- 706- 765- 782- 793- 795- 815- 831- 856
9	اخلاص وللّٰہیت اور تسلیم و رضا۔	48- 56- 101- 119- 202- 387- 469- 520- 616- 632- 662- 692- 771
10	اعلیٰ ظرفی اور بلندی کردار۔	15- 28- 29- 45- 108- 117- 127- 133- 178- 179- 262- 292- 310- 419- 516- 572- 574- 623- 739- 773- 777- 832

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگاہِ اوّلیں

مولانا محمد رضوان القاسمی

اکیسویں صدی عیسوی کے آغاز کے موقع پر "اصلاحی اشعار" کے نام سے جو مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، واقعہ ہے کہ یہ ایک منفرد اور قیمتی مجموعہ ہے۔ صدی اکیسویں ہو یا اور کوئی صدی، اگر "اصلاح" (وسیع تر معنی میں) سے اس کا "آغاز" ہو تو اس کے "انجام" کی بہتر توقع رکھی جا سکتی ہے۔ مرتب نے کم از کم اپنے ایک "عمل" سے اس کی بنیاد تو ڈالی ہے، ایک شمع تو روشن کر دی ہے۔ بقول جگر۔

آگے قدم بڑھائیں جنہیں سوجھتا نہیں
روشن چراغ راہ کئے جا رہا ہوں میں

زیرِ نظر شعری مجموعہ کے مرتب عزیز مکرم مولانا محمد عبد المنان صدیق سبیلی کی اس کوشش اور کاوش کا صحیح اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو اس طرح کے کام سے مناسبت ہے اور وہ علمی تحقیقی، ادبی کاموں اور کتابوں کی تصنیف و تالیف اور جمع و ترتیب کی سنگلاخ اور دشوار مگر پُرشوق اور پُرلذت راہوں سے گزرتے رہتے ہیں، مرتب نے

موضوعات اور حروفِ تہجی، دونوں کا "حسین امتزاج" پیدا کر کے جن اشعار کا انتخاب، اپنی شب و روز کی محنت اور دیدہ ریزی سے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کے بعد کیا ہے، یہ یقیناً ان کا "کار" نہیں "کارنامہ" ہے۔ مرتب کا یہ کارنامہ شعری اور ادبی دنیا میں بلاشبہ درخشندہ، تابندہ اور زندہ رہے گا۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اردو کے گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کرنے والوں میں ان کا نام شامل نہ کیا جائے۔ اس لئے جہاں اردو ہے، وہاں اس کتاب کو پہنچنا چاہئے۔ شعری اور اصلاحی واخلاقی، دونوں حیثیتوں سے اردو اسکول، اردو کالج اور دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے یہ کتاب نہایت مفید اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

یہاں یہ بات یاد رکھئے کہ "صلاح" اور "اصلاح" ایک مردِ مومن کی مومنانہ زندگی کی شناخت اور پہچان ہے۔ وہ اس طرح کہ مردِ مومن کے اوقات یا تو صلاحِ ذات اور صلاحِ نفس میں گزرتے ہیں یا اصلاحِ خلق اور اصلاحِ عالم میں۔ یعنی اپنے آپ کو درست کرنے میں یا دوسروں کو راہِ راست پر لانے میں۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے:

"فرصتِ عمر نعمتِ مغتنم ہے، ضائع کوئی لمحہ نہ ہونا چاہئے، ساری عمر تحصیل کمال یا تکمیل (اپنے آپ کو درجہ کمال تک

پہنچانے کی جستجو یا دوسروں کو کامل بنانے کی کوشش) حق میں بسر ہونا چاہئے"۔

جس مومن میں یہ دو طرفہ جلوے ہوں، سمجھنا چاہئے کہ اس کی زندگی صحیح سمت اور صحیح رُخ پر گامزن ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مرتب نے اپنی اس کتاب کا "اصلاحی اشعار" کے عنوان سے صرف نام نہیں رکھا ہے بلکہ اس نام سے ان کے رُخ، رجحان، وجدان، ذہن، فکر، مزاج، طبیعت کا بھی پتہ چل رہا ہے۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے "کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ" یعنی " جس برتن میں جو چیز ہوتی ہے، اس سے وہی چیز ٹپکتی ہے"۔

جہاں تک شعر کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے، اس کے تفصیلی بیان کا موقع نہیں ہے۔ سورہ الشعراء کی آخری آیتوں (۲۲۴ تا ۲۲۷) کے ذیل میں مفسرین نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا مطالعہ مسافرانِ علم و تحقیق کے لئے بہت کافی ہے، تاہم مناسب ہوگا کہ "معارف القرآن" کا یہ حصہ نظر سے گذر جائے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

"آیاتِ مذکورہ (سورہ الشعراء۔ آیت : ۲۲۴ تا ۲۲۷) کے شروع سے شعر و شاعری کی سخت مذمت اور اس کا عنداللہ مبغوض ہونا معلوم ہوتا ہے مگر آخر سورت میں جو استثناء مذکور ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شعر مطلقاً بُرا نہیں بلکہ جب جس

شعر میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی یا اللہ کے ذکر سے روکنا یا جھوٹ ناحق کسی انسان کی مذمت اور توہین ہو یا فحش کلام اور فواحش کے لئے محرک ہو وہ مذموم و مکروہ ہے۔ اور جو اشعار ان معاصی اور مکروہات سے پاک ہوں ان کو اللہ تعالیٰ نے اِلاَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (الآیۃ) کے ذریعہ مستثنیٰ فرما دیا ہے اور بعض اشعار تو حکیمانہ مضامین اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے طاعت و ثواب میں داخل ہیں جیسا کہ حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً یعنی بعض شعر حکمت ہوتے ہیں (رواہ البخاری) حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ حکمت سے مراد سچی بات ہے جو حق کے مطابق ہو۔ ابن بطال نے فرمایا، جس شعر میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت، اس کا ذکر، اسلام سے الفت کا بیان ہو وہ شعر مرغوب و محمود ہے اور حدیث مذکور میں ایسا ہی شعر مراد ہے اور جس شعر میں جھوٹ اور فحش بیان ہو وہ مذموم ہے۔ اس کی مزید تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہوتی ہے (۱) عمر بن الشرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے امیہ بن ابی الصلت کے سو قافیہ تک اشعار سنے (۲) مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ سے بصرہ تک حضرت عمران بن حصینؓ کے ساتھ سفر کیا اور ہر منزل پر وہ شعر سناتے تھے (۳) طبری نے

کبارِ صحابہ اور کبار تابعین کے متعلق کہا کہ وہ شعر کہتے تھے سنتے تھے اور سناتے تھے (۴) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ شعر کہا کرتی تھیں۔ (۵) ابو یعلی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ شعر ایک کلام ہے۔ اگر اس کا مضمون اچھا اور مفید ہے تو شعر اچھا ہے اور مضمون بُرا یا گناہ کا ہے تو شعر بُرا ہے

(فتح الباری)

تفسیر قرطبی میں ہے کہ مدینہ منورہ کے فقہاء عشرہ جو اپنے علم و فضل میں معروف ہیں ان میں سے عبید اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ مشہور قادر کلام شاعر تھے اور قاضی زبیر بن بکار کے اشعار ایک مستقل کتاب میں جمع تھے۔ پھر قرطبی نے لکھا کہ ابو عمرو نے فرمایا ہے کہ اچھے مضامین پر مشتمل اشعار کو اہلِ علم اور اہلِ عقل میں سے کوئی بُرا نہیں کہہ سکتا، کیوں کہ اکابر صحابہ جو دین کے مقتدا ہیں ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے خود شعر نہ کہے ہوں یا دوسروں کے اشعار نہ پڑھے یا سنے ہوں اور پسند کیا ہو۔

جن روایات میں شعر شاعری کی مذمت مذکور ہے ان سے مقصود یہ ہے کہ شعر میں اتنا مصروف اور منہمک ہو جائے کہ ذکر اللہ، عبادت اور قرآن سے غافل ہو جائے۔ امام بخاریؒ نے اس کو ایک مستقل باب میں بیان فرمایا ہے اور اس باب میں

حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے۔ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا، یعنی کوئی آدمی پیپ سے اپنا پیٹ بھرے یہ اس سے بہتر ہے کہ اشعار سے پیٹ بھرے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ شعر جب ذکر اللہ اور قرآن اور علم کے اشتغال پر غالب آجائے اور اگر شعر مغلوب ہے تو پھر برا نہیں ہے اسی طرح وہ اشعار جو فحش مضامین یا لوگوں پر طعن و تشنیع یا دوسرے خلاف شرع مضامین پر مشتمل ہوں وہ باجماع اُمت حرام و ناجائز ہیں اور یہ کچھ شعر کیساتھ مخصوص نہیں جو نثر کلام ایسا ہو، اسکا بھی یہی حکم ہے (قرطبی)

حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے گورنر عدی بن نضلہ کو ان کے عہدہ سے اس لئے برخاست کر دیا کہ وہ فحش اشعار کہتے تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عمرو بن ربیعہ اور ابوالاحوص کو اسی جرم میں جلا وطن کرنے کا حکم دیا۔ عمرو بن ربیعہ نے توبہ کر لی وہ قبول کی گئی (قرطبی)"

(معارف القرآن جلد ششم صفحہ ۵۴۴،۵۵۵)

معلوم ہوا کہ اسلام تعمیری اور اصلاحی اشعار کی ہر طرح حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس پس منظر میں مشہور ادیب پروفیسر احمد سجاد کی درج ذیل عبارت بھی نہایت معنی خیز اور فکر انگیز ہے:

"اب اکیسویں صدی کا ادبی منظر نامہ تمام خانہ ساز قسم کی ہیئتی و بیماری ادبی نظریہ سازی سے اکتا کر جدید تر تعمیری طرزِ احساس کو اختیار کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو چکا ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ اسی مرحلے میں تعمیری ادب کی بعض خصوصیات اور نکات پر ایک طائرانہ نظر ڈال لی جائے۔

تعمیری ادب در حقیقت محض اپنے ماحول کی پکار، ترجمان یا عکاس نہیں بلکہ نیا حوصلہ، نئی توانائی بخشنے والا، تشکیک سے نجات دلا کر یقین کی دولت سے مالامال کرنے والا، نئی منزلیں اور نئی سمتیں عطا کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ مایوسی میں اُمید کی روشنی اور انسانی فکر کو نئی جلا اور روحانی عظمتوں کو نئی بلندیاں عطا کرنے والا ہے۔ یہ ذات و کائنات کو مؤثر اور حسین زبان و بیان عطا کرتا ہے۔ یہاں فن کار تاریخی اور معاشرتی صداقتوں کا ابلاغ بھی کرتا ہے اور فنی صداقتوں کی بنیاد بھی استوار کرتا ہے۔

خاکی و نوری نہاد بندہ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

تعمیری فنکار مزاح سے ہنسی، طنز سے اصلاح، شاعری سے پاکیزگی احساسات و جذبات، نثر سے دعوتِ فکر و عمل اور کہانیوں سے لطف اندوزی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تعمیر پسند

تخلیق کار احساس جمال کی تزئین و تسکین کا سامان کرتا ہے، وہ
جوشِ حیات اور مثبت اندازِ فکر نیز اعلیٰ انسانی قدروں کو فروغ
دے کر مسرت کے ساتھ بصیرت کا بھی سامان فراہم کرتا ہے۔
وہ الحادی ادیبوں کی مادہ پرستی، جبریت، اشتہاریت نیز بے
چہرگی و بے سمتی اور ابتذال کے بجائے پاکیزگیٔ جذبات و خیالات،
پختگی فکر، قوتِ استدلال، وسعتِ معلومات، عرفان و اخلاص،
جمالیاتی انداز، جدت واقعی اور موثر اسلوب سے کام لیتا ہے۔
کیوں کہ تعمیری تخلیق کار توحید اور وحدت آدم کی بنیاد پر،
ارضیت کے ساتھ ماورائیت، اخلاق کے ساتھ روحانیت،
رجائیت، عظمتِ آدم، مستضعفین کی خیر خواہی اور مساواتِ انسانی کا
مخلص ترین علم بردار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے تعمیری ادب کی
تاریخ میں ظاہر و باطن، ذہنی و روحانی جذباتی و جمالیاتی،
مادی و ماورائی عوامل کے متوازن اور حسین امتزاج کی روایت
ہمیشہ درخشاں رہی ہے"

(تعمیری ادبی تحریک، افکار و مسائل، صفحہ ۳۴،۳۵)

تعمیری اور اصلاحی فنکار کے بارے میں پروفیسر احمد سجاد نے جو کچھ
لکھا ہے۔اس کا حاصل اس شعر کے ذریعہ بھی بیان کیا جاسکتا ہے ۔

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن تو سخن مرگِ دوام اے ساقی

تعمیری اور اصلاحی ذہن و فکر رکھنے والے درد مند شاعر کیسے ہوتے ہیں، جگر سے پوچھیں گے تو وہ یہ جواب دیں گے۔

اللہ اللہ ہستی شاعر
قلب غنچے کا، آنکھ شبنم کی

زمانہ گرم رفتارِ ترقی ہوتا جاتا ہے
مگر اک چشم شاعر ہے کہ پُر نم ہوتی جاتی ہے

مجھے خوشی ہے کہ "اصلاحی اشعار" کا یہ مجموعہ یا دوسرے لفظوں میں "گلدستہ" دارالعلوم سبیل السلام حیدر آباد کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے۔ الحمد اللہ اس ادارہ نے علمی، تحقیقی، ادبی، تصنیفی، اور تبلیغی دنیا میں اپنے نام کا اعتبار قائم کر چکا ہے۔ زیر نظر مجموعہ میں اشعار کے ذریعہ بالواسطہ یا بلا واسطہ اصلاح و دعوت کا جو پیغام دیا گیا ہے، وہ ہر دینی ادارہ کے قیام کا بنیادی مقصد ہے، پاکیزہ خیالات کا اظہار، خواہ نثر کے ذریعہ ہو یا شعر و نظم کے واسطہ سے، بہر حال اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اس مجموعہ میں نقد و نظر، تلخ و شیریں، طنز و مزاح اور گلہ و شکوہ کے عنوانات سے جو اشعار درج کئے گئے ہیں، ان کی تہہ میں بھی کسی نہ کسی انداز سے جذبۂ اصلاح ہی چھپا ہوا ہے۔ گویا یہ مجموعہ اس طرح جگر کے اس شعر کی ترجمانی کرتا ہے۔

میرے شعر میں ہیں نزاکتیں، مری نظم میں ہیں لطافتیں
مری فکر میں کہیں اے جگر، ادبِ کثیف کی جا نہیں

امید یہی ہے کہ مرتب کا یہ اعلیٰ ادبی ذوق، شعری اور اصلاحی حلقوں میں پذیرائی حاصل کرے گا۔ اور ان اشعار کو پڑھتے ہوئے دل، دماغ، روح سب تسکین پائیں گے۔ عملی تحریک بھی پیدا ہوگی۔ قارئین اپنے پسندیدہ اشعار کو یاد کر کے موقع و محل کے اعتبار سے استعمال کرتے ہوئے اپنی تقریر اور تحریر میں زور بھی پیدا کریں گے۔

دعاء ہے کہ مرتب کی یہ ادبی اور اصلاحی کوشش ہر اعتبار سے کامیاب ہو اور ان کا علمی، تحقیقی اور ادبی سفر کسی طرح کے تعب اور تھکن سے آشنا نہ ہو، اور جگر کے اس شعر کو وہ اونچے سُر کے ساتھ پڑھتے رہیں۔

کچھ نہ زمان و مکان، کچھ نہ سفید و سیاہ
اشہد ان لاالہ، اشہد ان لاالہ
غنچہ و نسرین و گل، انجم و خورشید و ماہ
یہ بھی مری رہ گذر، وہ بھی مری گردِ راہ

۱۶/ شوال ۱۴۲۱ھ
مطابق ۱۲/ جنوری ۲۰۰۱ء
جمعہ

محمد رضوان القاسمی
(ناظم دارالعلوم سبیل السلام حیدر آباد)

پیشِ گفتار

پروفیسر سلیمان اطہر جاوید

غالب نے ہزار کہا ہو کہ ''شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے''، یہ حقیقت اپنی جگہ کہ غالب کی شہرت اور مقبولیت کا ایک باعث اپنے کلام کے تعلق سے ان کا حُسنِ انتخاب بھی ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ شاعر بنتا نہیں پیدا ہوتا ہے میں تو عرض کروں گا کہ اچھا شعر پڑھنے، محسوس کرنے اور سمجھنے والا بھی پیدا ہوتا ہے، بنتا نہیں۔ اچھے شعر کی فہم، احساس اور اس کا انتخاب بھی خداداد ملکہ ہے اور یہ ہر کہ ومہ کے بس کی بات نہیں۔

شعروں کے انتخاب کا رجحان بلکہ روایت کوئی نئی نہیں، زمانہ دراز سے ہے بلکہ یہ کہئے کہ اردو شاعری کے آغاز ہی سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ شاعروں نے جہاں اپنے کلام کے انتخاب سے کام لیا، متقدمین اور معاصرین شعراء کے کلام سے اپنے مزاج و مذاق کی روشنی میں اشعار منتخب کئے۔ کسی نے موضوعات کا تعین کرتے ہوئے انتخاب کیا تو کسی نے ردیف وار۔ کہیں پر شاعر کے

اشعار علاحدہ علاحدہ منتخب کئے گئے اور کسی نے شاعری کے ادوار مقرر کئے اور کسی نے کسی اور زاویہ سے ہمارے معاشرہ میں بیاض رکھنے کا رواج بھی ہے۔ یہ تو حال حال کی بات ہے کہ سکندر علی وجد نے اپنے شعری مجموعہ کا عنوان نہ صرف ''بیاض مریم'' رکھا بلکہ اس میں اپنے کلام کے ساتھ اردو فارسی کے شعراء کے اپنے پسندیدہ اشعار بھی شامل کئے۔ ''بیاض مریم'' کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وجد نے اس کی کتابت نہیں کروائی بلکہ بقلم خود لکھا۔ گویا 'بیاض' کے مفہوم کی تکمیل و تصدیق!

اشعار کے انتخاب سے، منتخب کرنے والے کے ذوق کی آئینہ داری تو ہوتی ہی ہے، اسی کے ساتھ اس دور کے معاشرہ کے شعری ذوق پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ فرد کا ذوق اپنے عہد کی معاشرت سے متاثر رہتا ہے۔ گویا اشعار کا انتخاب متعلقہ دور کے فرد اور معاشرے کی نفسیات کا مطالعہ بھی ہے اور اس دور کی ذہنی، فکری، سماجی اور تہذیبی اقدار کی عکاسی بھی۔ انتخاب کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا شاعری کا مطالعہ بسیط ہو، نظر گہری ہو اور ذوق مہذب!

جناب محمد عبدالمنان صدیقی سہلی شاعری کا نہایت صاف شفاف، شستہ و شائستہ اور تہذیب یافتہ ذوق رکھتے ہیں۔ ان کے احباب بھی اسی مزاج کے حامل ہیں۔ عبدالمنان صاحب کا شاعری

کا مطالعہ نہایت وسیع ہے ان کے حسن انتخاب اور سلیقہ کی داد دینی پڑتی ہے۔ بیشتر لوگ اپنی پسند کے اشعار کسی نوٹ بک میں لکھ لیتے اور انھار کھتے ہیں جب کہ منان صاحب نے اپنے اس انتخاب سے اوروں کو بھی محظوظ و مستفید ہونے کی راہ نکالی اور وہ اس انتخاب کو شائع کر رہے ہیں۔

عبد المنان صاحب کے دل میں ملت کا درد ہے۔ قوم اور معاشرہ کی صلاح و فلاح ہمیشہ ان کے پیش نظر رہی ہے وہ جن افراد اور اداروں سے وابستہ ہیں وہ بھی انہی اوصاف سے متصف ہیں۔ معاشرہ کو صحت مند، ہموار اور اثباتی راہوں پر گامزن رکھنا اُن کا مقصود رہا۔ یہ دعوتی اور اصلاحی زاویہ نظر قابل لحاظ ہے چنانچہ انہوں نے اپنے اشعار کے انتخاب کا عنوان ہی ''اصلاحی اشعار'' رکھا ہے جس میں خدا سے تعلق و محبت، اطاعت و اتباع رسول ﷺ، قرآنِ مجید، مومنانہ اوصاف، اعلیٰ ظرفی، بلند کردار، شعورِ زندگی و مذاقِ بندگی، توکل، حق گوئی و بیباکی اور قضاء و قدر جیسے کئی موضوعات پر ایک ہزار کے لگ بھگ اشعار شامل ہیں۔

اصلاحی اشعار عبد المنان صاحب کی دیرینہ کاوش کا ثمر ہے۔ انہوں نے اشعار کا انتخاب کرتے ہوئے شاعر کی ذات اور شخصیت سے زیادہ حسنِ کلام اور پیغام کو ملحوظ رکھا ہے ایک اور بات یہ کہ انہوں نے ایسے اشعار پر خصوصی توجہ دی ہے جو شیخ الحدیث مولانا

محمد زکریا کاندھلوی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور دیگر علمائے کرام کے پسندیدہ رہے ہیں جن کو انھوں نے اپنی تصانیف میں استعمال کیا ہے۔ مزید برآں مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی، خواجہ عزیز الحسن مجذوب، مولانا صدیق احمد باندوی اور حکیم محمد اختر صاحب کے اشعار بھی انھوں نے اس انتخاب میں شامل کئے ہیں جو جذبۂ عشقِ حقیقی اور عرفان و محبت سے سرشار ہیں۔ یوں اِن اشعار کی قدر و قیمت اور ان کے وزن و وقار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شعر و شاعری کا ذوق کون نہیں رکھتا۔ ہر عمر، ہر صنف، ہر پیشہ، ہر فکر اور ہر ذہن کے اصحاب شعری ذوق رکھتے ہیں۔ ان کی اپنی پسند کے اشعار ہوتے ہیں۔ کئی اشعار انھیں یاد بھی ہوتے ہیں۔ ''اصلاحی اشعار'' کو جس قرینہ سے مرتب کیا گیا ہے اس کی روشنی میں توقع ہے کہ ہر وہ فرد جو اس کا مطالعہ کرے گا اس کو زیادہ سے زیادہ اشعار پسند آئیں گے اور وہ اس انتخاب کو عزیز رکھے گا۔ متان صاحب کی اس موضوع سے دلچسپی کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اس نوع کے کئی مجموعوں کی ترتیب و تزئین میں وہ مصروف ہیں مثلاً ''گلدستۂ اشعار'' علامہ اقبال کے مشہور اشعار ''اشعار کی دلکش دنیا'' اشعار کا موضوعاتی انتخاب '' میرے پسندیدہ اشعار'' اور '' مشہور اشعار''۔ مجھے یقین ہے یہ مجموعے بھی

وسیع اور جامع ہوں گے اور صاحبِ ذوق حضرات کی دلچسپی کا مرکز ہیں۔ توقع ہے ان کی اشاعت جلد عمل میں آئے گی لیکن فی الوقت "اصلاحی اشعار" کی اشاعت پر عبدالمنان صاحب کو مبارک باد!

۱۶ جنوری ۲۰۰۱

سلیمان اطہر جاوید
اروناکالونی، ٹولی چوکی
حیدرآباد ۵۰۰۰۰۸

اہلِ نظر کی نظر میں

تأثرات

مولانا بدرالحسن قاسمی
(مقیم کویت)

یہ ایک حقیقت ہے کہ شعر و ادب سے دلچسپی انسان کے حسن ذوق کی علامت ہے۔ موجودہ زمانے کے شور و شر اور ہر وقت کی ہماہمی میں لوگوں کا ذوق مطالعہ سرد پڑتا جارہا ہے اور ویڈیو، ٹیلیویژن اور انٹرنیٹ کی دلکشی نے کتابوں کی رفاقت اور مطالعہ کا جذبہ بھی بڑی حد تک ختم کردیا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے جس میں اصلاحی اور تعمیری اشعار کی اہمیت لوگوں کے سامنے اجاگر کی جائے بلکہ ویسے بہترین اور لائق مطالعہ اصلاحی اور دعوتی اشعار کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے جو صالح ذہنی غذا فراہم کرے اور قلب و روح کو تازگی بخشے۔

خوشی کی بات ہے کہ برادر محترم جناب محمد عبدالمنان صدیقی سلفی ایم۔ فل، پی۔ ایچ۔ ڈی، ریسرچ اسکالر (عثمانیہ) جو

مولانا محمد رضوان القاسمی، ناظم، دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد کے فیض صحبت کی بدولت ''راہِ اغیار'' سے ''کوچہ یار'' کی طرف نہ صرف آئے ہیں بلکہ خود بھی ''مولانا'' بن گئے ہیں اور اپنے دینی ذوق اور مزاج میں بہتوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں انھیں ہزاروں اشعار یاد ہیں اور وہ نجی مجلسوں اور محفلوں میں موضوع کی مناسبت سے برجستہ اشعار کی بارش برساتے ہیں۔ انھوں نے نہایت ہی عمدگی اور سلیقہ مندی کے ساتھ ''اصلاحی اشعار'' ترتیب دیا ہے۔ اس طرح انھوں نے اردو زبان وادب کے خدمت گزاروں کی فہرست میں اپنا نام شامل کرلیا ہے۔

خدا سے دعا ہے کہ ان کی یہ کوشش نفع بخش ہو اور اصلاحی موضوعات پر جستجو رکھنے والوں کے لئے دلیل راہ ثابت ہو۔

(آمین)

مولانا بدرالحسن قاسمی

۱۵/ جنوری ۲۰۰۱ء

تأثرات

پروفیسر متین احمد
سابق صدر شعبہ فارسی بہار یونیورسٹی

تعمیری شعر وادب کا معیاری ذوق ذہنی نشو ونما کے ساتھ ساتھ ہمارے قلبی وروحانی احساسات اور جذبات کو جلا بخشنے اور زندگی کے ہر گوشہ کو منور وتاباں کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں مسرت اور بصیرت دونوں کا سامان موجود ہے۔ اچھے اور اصلاحی اشعار جینے کا سلیقہ سکھاتے ہیں اور ان کے مطالعہ سے زندگی سنورتی ہے۔ اچھے اشعار کی مثال شیریں زبان ندیم ہے جو اپنے میٹھے اور دلنواز انداز سے ہمیں ہر حد غم سے آزاد کراتے ہیں۔

اشعار کی اہمت وافادیت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ لیکن اشعار کے انتخاب میں ضبط واحتیاط لازم ہے کیوں کہ غیر معیاری اور مخرب اخلاق اشعار مفید اور نافع ہونے کے بجائے ذہنی انتشار اور گمرہی کا موجب بنتے ہیں۔ بر خلاف اس کے صحت مند اور تعمیری اشعار کے مطالعہ سے عرفان اور آگہی پیدا ہوتی ہے اور ہماری شخصیت کی تعمیر میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور قلب ونظر میں وسعت اور پاکیزگی عطا کرکے عمل صالح کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔ اس سے

آدمیت کے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا اچھے اشعار کی جمع آوری اوران کا مطالعہ ایک عمدہ مشغلہ ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ عزیز محترم مولوی محمد عبد المنان صدیقی سبیلی ایم فل، پی۔ ایچ۔ ڈی ریسرچ اسکالر (عثمانیہ) جنہیں اچھی کتابوں کے حصول اوران کے مطالعہ سے گہری دلچسپی ہے۔اپنے رسا ذہن کی تلاش و جستجو کے نتیجہ میں ''اصلاحی اشعار'' کے عنوان سے گوناگوں موضوعات پر مشتمل یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ لائق مرتب نے اصلاحی اشعار بڑی تعداد میں جمع کردیا ہے یہ اپنے انداز کا منفرد کام ہے

زیر نظر تالیف سے فاضل مرتب کا مقصد اصلی عوام وخواص میں اصلاحی اشعار کے ذریعہ فکر و نظر کی اصلاح اور شعر و ادب کے اصلاحی پہلو سے نفع حاصل کرنا ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے علم میں اضافہ، ضمیر میں تابندگی اور فکر و شعور میں پختگی پیدا ہوگی نیز دینی دنیوی سعادتوں اور مسرتوں کے حصول کا موجب ہوگا۔

امید ہے کہ ان کی یہ کتاب ''اصلاحی اشعار'' اہلِ ذوق قارئین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی اور ہر طبقہ کے لوگ اس کتاب میں اپنے ذوق کا سامان پائیں گے۔

۱۵/ جنوری ۲۰۰۱ء

ڈاکٹر متین احمد
مظفرپور، بہار

تأثرات

مولانا احمد عبدالمجیب قاسمی ندوی

شعروشاعری کو اصناف سخن میں سب سے زیادہ مؤثر، طاقتور اور زوداثر صنف قرار دیا گیا ہے کہ وادیٔ حسن و عشق اور جولانگاہِ فکروعمل، دونوں پر اس کے گہرے نقوش ثبت ہوتے ہیں، چونکہ شعرو سخن، جو انسان کو قدرت کی جانب سے دی گئی نعمتوں میں سے ایک اہم نعمت ہے، ایک ایسا موثر ہتھیار ہے جس سے کسی طور بے نیاز نہیں رہا جا سکتا۔ اس لیے اسلام نے اپنے روزِ اول ہی سے شعرو سخن اور شعراء کی حوصلہ افزائی کی ہے،

عمرۃ القضاء کے موقع سے رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہؓ کے ہمراہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو ابن رواحہ آپ ﷺ کے سامنے اشعار پڑھنے لگے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے انھیں ٹوکا کہ ابن رواحہ! رسول خدا کے سامنے اور حرم خداوندی کے دامن میں تم شعر پڑھتے ہو؟ آپ ﷺ نے شعر کی تاثیر بیان کرتے ہوئے فرمایا، اے عمر! انھیں چھوڑ دو کہ شعر قریش پر تیر سے زیادہ سخت اور

زود اثر ہے ۔(ترمذی) ----- اس واقعہ میں زبان نبوت کے ذریعہ جہاں شعر کی تاثیر اور اہمیت واضح ہوتی ہے ، وہیں شعر و سخن کے سلسلہ میں اسلامی نقطۂ نظر بھی سامنے آتا ہے ، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان اپنے مافی الضمیر کی ادئیگی کے لیے اظہار و بیان کے جو ذرائع اختیار کرتا ہے ، ان میں شعر نہایت زود اثر صنف ہے کہ خوبصورت پیرایۂ بیان میں ، کم الفاظ کے سہارے ، انسان اپنے فکر و خیال کو موثر انداز میں دوسرے تک منتقل کرتا ہے ، تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس راہ کے مسافروں اور آلودہ فکر اور پراگندہ ذہن رکھنے والے شعراء نے شعر گوئی کی خداداد صلاحیت کا استعمال ذہن و فکر کی تعمیر کے لیے کم ، فاسد خیالات کی اشاعت اور اپنے رکیک جذبات کے اظہار کے لیے زیادہ کیا ہے ، اسی لئے آنحضور ﷺ نے شعر کی تعریف کے ساتھ کہیں اس کی مذمت بھی فرمائی ہے۔

اسلامی تعلیم کا حاصل یہ ہے کہ شعر اگر صحیح مقاصد کے لیے ہو، اور انسانی زندگی کی دینی و اخلاقی قدروں کا پابند ہو ، تو وہ اسلام کی نگاہ میں پسندیدہ اور تعمیری ادب کا ایک حصہ ہے ، اور شعر اگر غلط افکار کی ترویج اور دین و اخلاق سے عاری مقاصد کے فروغ کے لیے ہو تو وہ مذموم ہے ، قرآن حکیم نے اپنے معجزانہ انداز و بیان میں فاسد اور تخریبی ادب کو " زخرف القول

غرورا ''(ملمع کاری اور فریب) جیسے بلیغ الفاظ سے تعبیر کیا ہے،

اسلام سے ادب کا گہرا تعلق ہے، ''ادب'' یا ''اسلامی ادب'' کی اصطلاح جس لغوی اور تاریخی پس منظر کے ساتھ دبستان علم وادب میں معروف ہے، اس کی رو سے حقیقی ادب وہی ہے، جس کی روح اسلامی فکر و تعلیم کے مغایر نہ ہو، اسلام نے ہمیشہ شعر وادب سے فکر و نظر کی پاکیزگی، انسانیت کی صلاح و فلاح اور ملت کی اصلاح و تعمیر کا کام لیا۔ چنانچہ اسلامی ادب کے شارح و ترجمان اقبال نے صالح اور تعمیری ادب کی جو ترجمانی کی ہے، وہ نہایت اہم اور حقیقت پر مبنی ہے، ؎

میں شعر کے اسرار سے محروم نہیں لیکن
یہ نکتہ ہے تاریخ امم جس کی ہے تفصیل

وہ شعر کہ پیغام حیات ابدی ہے
یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل

شاعر اگر حقیقت پسند ہے اور سچائی کے اظہار پر دسترس رکھتا ہے تو ایسے شاعر کے کلام سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی شان ظاہر ہوتی ہے، خاص طور پر ان مراحل میں جب کہ اس کی قوم آزر کی طرح بت تراشی اور صنم پرستی کی جانب مائل ہو جائے۔ اقبال کہتے ہیں ؎

شاعر دل نواز بھی بات کہے اگر کھری
ہوتی ہے اسکے فیض سے مزرعِ زندگی ہری

شانِ خلیل ہوتی ہے اس کے کلام سے عیاں
کرتی ہے اس کی قوم جب اپنا شعار آزری

شعر وادب کے اس تذکرہ کی مناسبت سے عربی واردو کے معروف ادیب مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ کی ایک تقریر کا یہ مؤثر اقتباس نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جس سے ادب کی صحیح اور حقیقی تصویر سامنے آتی ہے، مولانا فرماتے ہیں:

"میں ادب کو ایک زندہ وجود سمجھتا ہوں، جس کے پہلو میں درد بھرا دل، باشعور ضمیر، زندہ احساس، پختہ عقیدہ اور اس کا ایک واضح و معین نصب العین ہوتا ہے، رنج و الم سے رنجور اور اسباب مسرت سے وہ مسرور ہوتا ہے، اور اگر ادب ایسا نہیں تو وہ جامد اور بے جان ادب ہے، جو مداری کے نقش و تماشہ اور جمناسٹک کی ورزشوں سے زیادہ قریب ہوتا ہے، میرے خیال میں ادب صرف جی بہلانے اور وقت گذاری کا مشغلہ نہیں، وہ بلند اور شریفانہ اغراض و مقاصد تک

پہونچنے اور فطرت انسانی کو متاثر کرنے کا بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے"

شعر کے سلسلہ میں مولانا فرماتے ہیں:

"وہ زندہ شعر جس کا گہرا اور دیرپا اثر رہتا ہے، اور وہ فکر و شعور پر محیط ہو جاتا ہے، وہ شعر ہے جو دل سے نکل کر دل تک پہنچتا ہے، اور جو بات دل سے نکلتی ہے، دوسرے دل میں گھر جاتی ہے، اور جو چیز محض عقل و دماغ سے نکلتی ہے، وہ عقل و دماغ ہی تک پہنچ کر رہ جاتی ہے، اور زیادہ تر ایسی ہی چیزیں ہیں، حقیقی اور زندہ ادب کی حاجت آج صرف عالم اسلامی ہی کو نہیں، بلکہ پورے عالم انسانی کو ہے"

تعمیر سیرت اور اصلاح امت کا فریضہ اپنے اپنے زمانہ میں جن لوگوں نے انجام دیا ہے، ان میں علماء و مشائخ، مصلحین و واعظین اور اصحاب دعوت و عزیمت کے ساتھ شعراء اور اہل دین و ادب بھی رہے ہیں، اقبالؒ نے انسان کی فلاح اور کامیابی کے راز پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ "اگر علم کی قوت دین کے تابع ہو جائے تو نوع انسان کے لیے سراسر رحمت ہے" اقبال کے اس بلیغ اور فکر انگیز خیال میں جو جہانِ معنی پوشیدہ ہے، وہ اہلِ نظر سے مخفی نہیں۔ اور بلا شبہ ہمارے وہ شعراء جنھوں نے اپنی شعری و ادبی

صلاحیتوں کو اسلامی اور تعمیری رُخ دیتے ہوئے اخلاق وانسانیت کی اعلیٰ ترین قدروں کی ترجمانی، اور اپنی شاعری سے ملی زندگی میں توانائی پیدا کرنے اور خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا کام لیا ہے، وہ اصلاح ودعوت کی روشن تاریخ کا ایک حصہ ہیں، اور ان کا وجود دنیائے انسانیت کے لیے پیامِ رحمت ہے،

ایک مصلح کی نظر اپنے معاشرہ کی خرابیوں کے جائزہ سے چشم پوشی نہیں کرتی، اس کا ہاتھ ہمیشہ وقت کی نبض پر رہتا ہے، اس کا دل درد و غم سے لبریز اور اس کی آواز مؤثر تاثیر ہوتی ہے، وہ درد مند دل اور ارجمند فکر کا حامل ہوتا ہے، اس کی بات میں یقین کی قوت، دلسوزی اور دردمندی ہوتی ہے، اصلاحی اور تعمیری فکر وخیال رکھنے والے ایسے شعراء کے شعری وادبی سرمایہ میں اس نوعیت کے اصلاحی اشعار بہ کثرت ملتے ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں اشعار میں سے اصلاحی اور کردار ساز اشعار کا انتخاب اگرچہ صبر آزما کام ہے، مگر اس کی ضرورت اور افادیت ونافعیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایک نظر میں بامقصد اشعار کا ایک بڑا ذخیرہ نگاہ شوق کے لیے سامانِ تسکین فراہم کرتا اور جذبۂ عمل کو تقویت بخشتا ہے،

زیرِ نظر شعری مجموعہ "اصلاحی اشعار" اسی ضرورت کی تکمیل ہے، اس مجموعہ کے مرتب مولانا محمد عبدالمنان صدیقی سبیلی

(ریسرچ اسکالر جامعہ عثمانیہ) ہیں، موصوف ایک ممتاز درسگاہ کے فاضل ہیں اور اعلیٰ شعری وادبی ذوق رکھتے ہیں۔ ان کی سخن فہمی اور ذوق شعری مسلّم ہے، مجلسی گفتگو میں جب وہ مناسب حال اشعار کا انبار لگاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ شعر کی بولتی ہوئی مشین ہوں، یہ مجموعہ ان کے طویل ادبی مطالعہ کا حاصل پاکیزہ شعری ذوق اور جذبۂ اصلاح و تعمیر کا آئینہ دار ہے، اس مجموعہ سے ان کی شخصیت کا یہ جوہر سامنے آتا ہے کہ وہ اپنے سینہ میں ملت کا درد و غم رکھتے ہیں، اور اس کی ترقی کے لئے کچھ کر گذرنے کا پیام دیتے ہیں، بلاشبہ ذوق جب رہنما ہوتا ہے تو راستہ کی کٹھنائیاں اپنے آپ دور ہوتی جاتی ہیں۔

یوں تو دواوین شعر کے منتخبات کی اشاعت اب ایک روایت بن چکی ہے، مگر مختلف شعراء کے کلام سے اصلاحی اشعار کا انتخاب ایک محنت طلب کام ہے، اس انتخاب کے لیے شعری مجموعوں کے مطالعہ کے ساتھ سخن شناسی کی جو صلاحیت درکار ہوتی ہے، اسے استعمال میں لاتے ہوئے مرتب کتاب نے اس مجموعہ کو بھر سے بھر مانے کی سعی کی ہے، اس کتاب میں اردو کے بلند پایہ شعراء اپنی اپنی سطح سے اور اپنے اپنے انداز میں حکیمانہ اور دانشمندانہ خیالات پیش کریں گے۔ آپ محسوس کریں گے اس مجموعہ میں وہ اشعار بھی ہیں جو زندگی کی ابدی حقیقت اور صداقت کو پیش کرتے

ہیں، اور وہ اشعار بھی ہیں جو دل اور دماغ دونوں کو بیک وقت متوجہ کرتے ہوئے دنیوی فلاح اور اخروی سعادت کی راہ کی نشاندہی کرتے ہیں، بلاشبہ یہ کتاب اہلِ علم، اصحابِ ذوق اور دینی مدارس کے طلبہ واساتذہ کے لیے قیمتی شعری وادبی تحفہ ہے، اس قیمتی ادبی مجموعہ کی اشاعت پر مرتبِ کتاب ہم سب کی طرف سے داد اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

احمد عبدالمجیب قاسمی ندوی
استاذ دارالعلوم سبیل السلام
حیدرآباد

۱۵/ شوال ۱۴۲۱ھ

تأثرات قلبی

جناب رؤف خیر

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اچھی بات روح کو سرشار کر دیتی ہے اور اگر وہ بات خوش آہنگ الفاظ اور متوازن فکر پر مبنی ہو تو ظاہر ہے راست دل میں اتر جاتی ہے یوں ایک اچھا شعر اگر بر موقع پڑھا جائے تو گفتگو میں چار چاند لگا دیا کرتا ہے۔ تقریر و تحریر کے حسن میں اضافے کا سبب بھی ایک اچھا شعر ہوا کرتا ہے۔ جناب عبد المنان صدیقی انگریزی، عربی اور اردو ادب کا شستہ مذاق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ ایسے اشعار جمع کر دیئے جو نہ صرف ان کی خوش مذاقی کا ثبوت ہیں بلکہ نئی نسل کو خوش مذاقی کی دعوت بھی دیتے ہیں خاص طور پر یہ التزام برتا گیا ہے کہ ''اصلاحی اشعار'' پیش کیئے جائیں تاکہ مذاقِ شعر کے فروغ کے ساتھ ساتھ اصلاحِ قوم بھی ہو۔

آج کل نئی نسل اردو ہی سے نابلد ہوتی جارہی ہے نتیجتاً اردو

ادب کا اچھا خاصہ سرمایہ اپنے پڑھنے والوں کا راستہ دیکھ رہا ہے۔ اردو ادب سے ناواقفیت بچھڑ رہے ہیں اور ہندی کے اثرات کی وجہ سے نئی نسل ایک شعر بھی صحیح طریقے سے پڑھنے سے قاصر ہے۔ ہندی شاعری میں صرف آخری لفظ پر لفظ اٹھانے کا رواج ہے بحر اور وزن وغیرہ کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج نئی نسل ایسے شعر سناتی ہے جو فلمی گانوں کی طرح غیر مہذب اور ناشائستہ ہوتے ہیں۔

ایسے ناشائستہ بے وزن اشعار سن کر لوگ خوش بھی ہوتے ہیں۔ ایسے بد مذاقوں کی سمجھ پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے۔ ایسے میں عبدالمنان صدیقی سلطی کی مرتبہ کتاب ''اصلاحی اشعار'' ایک ایسے چنے ہوئے دستر خوان کی طرح ہے جس پر انواع واقسام کی روحانی غذا سلیقے سے ترتیب دی گئی ہے۔ امید کہ خوش مذاقوں کے لیے یہ خوان یغماں نعمت ہوگی۔

۱۴ / جنوری ۲۰۰۱ء

رؤف خیر ایم۔ اے

گولکنڈہ رسالہ بازار

حیدر آباد

تأثرات

جناب طاہر گلشن آبادی
(حیدرآباد)

جناب محمد عبدالمنان صدیقی سلی، میرے ان دوستوں میں ہیں جنھیں شعروادب سے خصوصی لگاؤ اور دلچسپی ہے، یہ باضابطہ شاعر تو نہیں ہیں، لیکن ان کا شعری ذوق نہایت بلند ہے۔ اچھے اور تعمیری اشعار کا انتخاب اور ان کے بر موقع اور برجستہ استعمال میں انھیں بلاشبہ کمال اور امتیاز حاصل ہے،

ایک عرصہ سے شعری اور ادبی کتابوں کے مطالعہ نے ان میں یہ اُمنگ اور حوصلہ پیدا کیا کہ تعمیری اور اصلاحی اشعار کو مختلف دیوانوں اور کتابوں سے چُن کر ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ تاکہ ان کی اِفادیت کا دائرہ وسیع تر ہو۔ ---- چنانچہ ''اصلاحی اشعار'' کے نام سے صدیقی صاحب کا مرتب کردہ مجموعہ اب زیور طبع سے آراستہ ہو رہا ہے۔

اس انتخاب کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہر شعر

اخلاقی قدر کا حامل ہے، منفی پہلو سے گریز کرتے ہوئے مثبت خیال وجذبات کی عکاسی کرنے والے اشعار کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، قدیم اور جدید شعراء کے تعمیری اور اصلاحی اشعار کو شامل کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرتبِ کتاب اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ آپ کی اس پہلی کوشش کو کامیابی عطا کرے اور اس کا دوسرا ایڈیشن اس سے بھی زیادہ شاندار پیمانہ پر منصۂ شہود پر نمودار ہو کر مطلع شعروادب کا سورج بن جائے۔

۱۷ جنوری ۲۰۰۱ء

دعاءگو

طاہر گلشن آبادی

حیدرآباد

عرضِ مرتب

ہر زمانے میں شعر و ادب انسان کی علمی پیاس بجھانے کا ذریعہ رہے ہیں۔ نظم و نثر، دونوں کے ذریعہ یہ کام انجام پاتا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نظم کا مرتبہ، نثر سے بلند تر ہے۔ بعض اوقات ایک شعر وہ کام کر جاتا ہے جو نثر کی متعدد کتابیں بھی نہیں کر سکتیں۔ وجہ یہ ہے کہ شعر کی تاثیری قوت فی الفور جذبات کے قلزم بے پایاں میں تلاطم برپا کر دیتی ہے۔ جس سے متاثر ہو کر انسان حیرت انگیز کارنامے انجام دیتا ہے۔ عرب کے دورِ جاہلیت کی تاریخ اٹھا کر دیکھیے کہ کس طرح جادو بیان شاعر میدانِ جنگ میں پرجوش اور ولولہ انگیز اشعار پڑھ کر فوج کا حوصلہ بڑھاتے تھے۔ بہادر اور جانباز سپاہی، جان ہتھیلی پر رکھ کر خون اور آگ کے بحر مواج میں کود پڑتے تھے۔ روئے زمین کے ہر خطہ میں ایسے ایسے مسیحا شاعر پیدا ہوئے اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے حیات بخش اشعار کے ذریعہ اپنی مردہ قوم کو زندہ کر دیا۔

شعر و سخن فکری اور سماجی تبدیلیوں کے لئے ایک اہم اور موثر ذریعہ ہے۔ لیکن یہ دو دھاری تلوار ہے۔ اس کا استعمال خیر و بھلائی کی تبلیغ اور سماج و معاشرہ کی اصلاح کے لئے بھی ہو سکتا ہے

اور بدی اور برائی کی ترویج کے لئے تھی، پہلی قسم تعمیری اور اصلاحی ادب ہے اور دوسری قسم تخریبی ادب کہلانے کی مستحق ہے۔ اردو زبان نے حمد للہ شروع ہی سے اہل اللہ، اہلِ دل، اصحابِ معرفت کی آغوش میں پرورش پائی ہے۔ اس لئے اس میں تعمیری اور اصلاحی رنگ غالب رہا ہے۔ اس کتاب میں تمام اصلاحی اور تعمیری اشعار کا احاطہ ناممکن ہے نہ ہی یہ مقصود ہے، البتہ چند اربابِ سخن و شعراء کرام کے اشعار پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ادب کا زندگی سے گہرا ربط ہے فکر و عمل کی تعمیر میں ادب کا بڑا حصہ ہے۔ ہر زمانے میں انسانی طبقہ کو ادب کی ضرورت رہی ہے جو اس کی فکر و روح کی غذا بن سکے۔ شعر گوئی اور اشعار سے دلچسپی ہر سلیم الطبع انسان کا فطری ذوق ہے۔ بہترین اور اصلاح پسند تعمیری اشعار پر کسی بھی صاحبِ دین اور دانش نے نکیر نہیں کی ہے، چنانچہ جلیل القدر صحابہؓ اور صاحبِ اقتداء علماء سے شعر کہنا، اس کا سننا اور پسند کرنا منقول ہے۔ مگر وہی اشعار جو حکیمانہ مضامین اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوں جن کی بابت ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ "ان من الشعر لحکمۃ" یعنی بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں جو لوگوں کے لئے نافع ہوتے ہیں۔ خود حضور اکرم ﷺ سے شعر کا سننا اور بعض شعر گو صحابہؓ کو شعر کہنے کا حکم دینا ثابت ہے۔

ہمارے اسلاف واکابر علماء اور دیگر اصلاح پسند شعراء کرام کے اشعار کو پڑھتے جایئے تو اُن سے علم و حکمت کے سوتے پھوٹتے محسوس ہوں گے۔ انہوں نے شاعری کو حفاظتِ دین، اعلاءِ کلمۃ اللہ اور عام لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔ کیوں کہ شعر ایک خاص اثر و نفوذ کا حامل ہوتا ہے اور قلب و ذہن اس کو قبول کرنے کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔

دنیا کے تمام اہل نظر اس بات پر متفق ہیں کہ شاعری ایک عطیۂ قدرت ہے جو اکتساب سے حاصل نہیں کی جا سکتی ہے۔ بلکہ خدا کی دین ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شاعری سے زیادہ موثر ذریعہ جذبات کو جگانے اور احساسات کو بیدار کرنے کے لئے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ذہن کی تیزی، دل کی شگفتگی، روح کی بیداری اور اخلاق کی استواری کے لئے شاعری اکسیر کا کام کرتی ہے۔ مفکرِ اسلام علامہ اقبال فرماتے ہیں "فلسفہ انسان کو بوڑھا بنا دیتا ہے اور شاعری تجدید شباب کرتی ہے" (شذرات فکرِ اقبال ص 159) تعمیری اور اصلاحی اشعار سوئے احساس کو جگاتے ہیں، مردہ جذبات کو جلا بخشتے ہیں دلوں کو گرماتے ہیں اور حوصلوں کو بڑھاتے ہیں مصیبت کے وقت تسکین کا ساماں فراہم کرتے ہیں، نامساعد اور مشکل حالات میں استقلال سکھاتے ہیں۔ اور زوال آمادہ قوموں کو سنبھالا دیتے ہیں۔

شعراء اپنے کلام کے ذریعہ اور ادباء اپنی تحریروں کے ذریعہ انسانوں کے ذہن و مزاج کو تعمیری اور اصلاحی رُخ دینے میں اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ شاعری اصل میں اظہارِ جذبات کا نام ہے۔ شاعروں نے تعمیر انسانیت کے لئے بڑا کام کیا ہے۔ تمام ملکوں اور قوموں کے شعر و ادب کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ شعر و ادب کو بلندی اور ترفع اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب ان کو کسی بڑے مقصد کے حصول یا حفاظت کا وسیلہ بنایا گیا ہو۔

زیرِ نظر انتخاب، جس کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے یہ ایک طویل اور دیرینہ کاوش و محنت کا نتیجہ ہے۔ شعر و سخن کے وسیع و عریض گلستاں سے خوشہ چینی کر کے، رنگ برنگ اور نوع بنوع پھول چن کر ایک حسین اشعار کا معیاری گلدستہ تیار کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کو خوب سے خوب تر معیاری تعمیری اور اصلاحی اشعار سے مزین کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ اشعار کا انتخاب کرتے وقت شاعر کی شخصیت سے زیادہ حسنِ کلام اور پیغام پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اشعار کے انتخاب میں اصلاحی اور دعوتی مقصد پر زیادہ توجہ مبذول کی گئی ہے۔

اس کتاب میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ۔ اور دیگر علماء کرام کے پسندیدہ اشعار جن کو انہوں نے اپنی مختلف تصانیف میں استعمال کیا ہے، اس کا

احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ نیز اس کتاب میں مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی، خواجہ عزیز الحسن مجذوب (خلیفہ مولانا تھانویؒ) مولانا صدیق احمد باندویؒ اور مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ کے ایسے اشعار بھی شامل ہیں جو جذبہ عشق حقیقی اور عرفان و محبت سے سرشار ہیں۔

اسی طرح مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب جو ایک عرصہ تک دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد کے زیر اہتمام خاص نوعیت کا معنی خیز کیلنڈر، خود مرتب کر کے شائع کرتے رہے ہیں، اس میں اصلاحی اشعار بھی ہوتے تھے۔ جس کا شعری حسن اور پایہ اپنی جگہ بہت بلند تھا۔ ہم نے اس کتاب میں سبیل السلام کیلنڈر میں شائع شدہ ان اشعار کا بھی احاطہ کیا ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر ہائی اسکولوں، جونیر کالجوں اور دینی مدارس کے طلباء کو خاص موقعوں پر بیت بازی کے لئے اشعار کی تلاش رہتی ہے۔ ان کی سہولت کے لئے اصلاحی اور اخلاقی تعلیم پر مشتمل اشعار کو منتخب کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب اہل علم، اصحاب قلم، خطباء و واعظین، دینی و عصری مدارس کے طلباء اور تشنگان علم وادب کے لئے ایک قیمتی شعری سرمایہ اور ادبی تحفہ ہے۔ جسے بعض اصحاب علم وادب نے اپنی نوعیت اور ترتیب کے اعتبار سے ایک منفرد کتاب قرار دیا ہے۔

اس کتاب کا پورا مسودہ حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ مفتاحی

(استاذ حدیث وفقہ، دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد) کی نظر سے گزر چکا ہے جو ایک اچھے کہنہ مشق شاعر بھی ہیں۔ محترم جناب رؤف خیر صاحب بھی اس مسودہ کو ملاحظہ فرما کر ضروری تصحیح کر چکے ہیں۔ اب جب کہ کتاب کا مسودہ کمپیوٹر کتابت کے لئے جا رہا ہے مزید اطمینان کے لئے عزیز دوست جناب طاہر گلشن آبادی نے (جو خود بھی شاعر ہیں اور شعر وادب کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں) مسودہ کو بہ نظر غائر دیکھا اور ان کے مشورہ سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

ایک ضروری بات یہ بھی عرض ہے کہ باوجود تلاش بسیار کے بعض اشعار، شاعر کے نام کے بغیر شائع کیے جا رہے ہیں اور ان کے سامنے شاعر کے نام کی جگہ (..........) خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ اگر کسی کو پورے وثوق کے ساتھ شاعر کا نام معلوم ہو تو وہ مہربانی فرما کر مجھے مطلع فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں، میں ان کا ممنون ہوں گا، اور انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر لیا جائے گا۔

اس کتاب میں جو خوبیاں ہوں وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اگر کچھ خامیاں رہ گئیں ہوں تو اُسے تقصیر انسانی سمجھیں! تاہم ۔

دل رکھ دیا ہے سامنے ہم نے نکال کے
اب اس کے بعد کام تمہاری نظر کا ہے

اخیر میں، میں ان تمام احباب اور رُفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس مجموعہ کی تیاری میں میرا تعاون و رہنمائی فرمائی۔

بالخصوص محترم مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا انتظام کر کے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں پروفیسر سلیمان اطہر جاوید، پروفیسر متین احمد (سابق صدر شعبہ فارسی، بہار یونیورسٹی، مظفر پور بہار)، مولانا بدر الحسن قاسمی (مقیم کویت)، مولانا احمد عبد المجیب قاسمی ندوی (استاذ دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد) جناب رؤف خیر اور جناب طاہر گلشن آبادی کا ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے ''اصلاحی اشعار'' کے بارے میں اپنے تاثرات لکھ کر دیئے اور میری ہمت افزائی فرمائی۔ میری لڑکی طلعت سعدیہ، لڑکے محمد ریاض الرحمٰن اور محمد فضل الرحمٰن، جنہوں نے مسودہ کی تصحیح وغیرہ میں میرا تعاون کیا، ان کے لئے بھی میرے دعائیہ کلمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی ترتیب کو قبول فرما کر اس کے نفع کو عام و تام فرمائے ۔ آمین......

20 / رمضان المبارک 1421ھ

23 / ڈسمبر 2000ء

محمد عبد المنان صدیقی سہیلی

HNo, 9- 10- 26/1

محلہ اٹھارہ میڑھی۔ قلعہ گولکنڈہ

حیدرآباد 50008

(A.P)

Ph: 3511106



خدا ہی سب کا رازق ہے خدا ہی سب کا داتا ہے
جسے جو کچھ بھی ملتا ہے اسی کے در سے ملتا ہے

وہ ہے بے مثل و یکتا اپنی شان کبریائی میں
کسی کا کوئی بھی حصہ نہیں اس کی خدائی میں

وہ ایسا حکمراں ہے حکم جس کا ٹل نہیں سکتا
کسی کا فیصلہ اس کے مقابل چل نہیں سکتا

سمندر اور خشکی میں اسی کا حکم جاری ہے
زمین و آسماں دونوں میں اس کی کردگاری ہے

مصیبت میں اسی کا کام ہے مردوں کی دل جوئی
وبائیں دور کرسکتا نہیں اس کے سوا کوئی

اسی کے حکم سے پودے زمیں پر لہلہاتے ہیں
اسی کے حکم سے تارے فلک پر جگمگاتے ہیں

وہی چاہے گا جب تک چاند سورج روشنی دیں گے
اسی کا حکم آئے گا تو یہ چہرے چھپالیں گے

عنادل چہچہاتے ہیں اور غنچے مسکراتے ہیں
یہ سب اپنے طریقے پر خدا کی حمد گاتے ہیں

زمین و آسماں سب کچھ ہے اس کے حکم سے روشن
بھرا ہے نعمتوں سے اس کی ہر مخلوق کا دامن

محبت سے اسی نے خاص بندوں کو نوازا ہے
اسی کے فضل سے ملتا ولایت کا عبادہ ہے

کسی کے جسم کو اس نے عطا کی ہے توانائی
کسی کے ہاتھ میں رکھ دی مریضوں کی مسیحائی

دعائیں سب کی سنتا ہے امیروں کی فقیروں کی
اسے حاجت نہیں کچھ بھی وزیروں کی مشیروں کی

خدایا اپنے دانش پر بھی تو لطف و کرم کرنا
مرادوں سے ہمیشہ دامنِ اُمید کو بھرنا

(خسر محترم مولوی محمد حبیب الحسن حسنی مرحوم کی بیاض سے)

دُعا

میرے اللہ پھر ایک بار تو ایسا کر دے
ظلمتِ کفر میں حق کا اجالا کر دے

پھر وہی عظمتِ رفتہ ہمیں حاصل ہو جائے
تو اک اِشارہ جو اپنے کرم کا کر دے

بھر دے انوار تجلی سے میرے سینے کو
اگر تو چاہے تو قطرہ کو دریا کر دے

اپنی ہستی کا تو عرفان عطا کر مولیٰ
رحمتِ خاص کا سر پہ میرے سایہ کر دے

کبر و نخوت سے بچا، شرک کی ظلمت سے بچا
روح کی جملہ عوارض کا مداوا کر دے

ابرہہ وقت کا ہے در پئے تقدیسِ حرم
پھر کوئی واقعہ ویسا ہی دوبارہ کر دے

اہلِ دنیا کے لئے ہو وہ نشانِ عبرت
شر پسندوں کو تو رسوائے زمانہ کر دے

ڈاکٹر رفیق بہرائچی

نعت شریف

جستجو جس کی تھی وہ خوشی پاگئے
آج مدے حدِ مدگی پاگئے

اِس جہاں میں جو تھی اک کمی پاگئے
یعنی وجہ سکون ہم سبھی پاگئے

جن کے در پہ جھکی عرشیوں کی جبیں
اِس جہاں والے ایسا نبیؐ پاگئے

آج فاراں کے چہرے سے گیسوں ہٹے
آج اہلِ نظر روشنی پاگئے

ہوگئے جو لواؤں پہ ان کی فدا
اصل میں وہ عدی زندگی پاگئے

آپ نے جس پہ ہنس کے نظر ڈال دی
وہ اندھیرے میں تھے روشنی پاگئے

جو گدا ان کے چوکھٹ پہ حاضر ہوئے
وہ خدا کی قسم سروری پاگئے

وہی دور ہے اے حبیبِ خدا
آج پھر راہزن رہبری پا گئے

جب سے ہم کملی والے کے منگتے بنے
جب سے ہم زندگی کی خوشی پاگئے

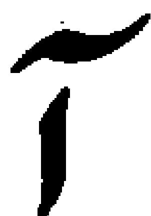
(خسر محترم مولوی محمد حبیب الحسن حسینی مرحوم کی بیاض سے)

چٹکی ہیں پھول کھلے زبانِ غنچے سے

الٰہی یہ ادا حسنِ تخیل ان کو عطا کر دے

(جگر مرادآبادی)

OA آئے تربت پہ مری رونے کیا یاد مجھے خاک اڑانے لگے جب کر چکے برباد مجھے



1 آلائشِ زمانے سے دامن بچا صفیؔ
کتا بھی بیٹھتا ہے جگہ اپنی جھاڑ کر

صفی اورنگ آبادی

☆

2 آہٹ بھی نہ محسوس ہوئی ختمِ سفر تک
یہ عمرِ رواں کتنا دبے پاؤں چلے ہے

....

☆

3 آبرو کھو کر کوئی کیوں اہلِ دولت سے ملے
پاؤ ٹکڑا لاکھ نعمت ہے جو عزت سے ملے

صفی اورنگ آبادی

☆

4 آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی ~~~

علامہ اقبال

☆

5 آسماں کی لازمانی زندگانی چھوڑ کر
ہم زمیں کی چار دن کی زندگی میں کھو گئے

....

آنے والی نسلیں تم پر ناز کریں گی ہم عصرو
ان کو جب معلوم یہ ہوگا تم نے فراق کو دیکھا ہے ۔ فراق گورکھپوری

6 آئینِ نو سے ڈرنا ، طرزِ کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

☆ علامہ اقبال

7 آہ ! کیا آئے ریاضِ دہر میں ہم ، کیا گئے
زندگی کی شاخ سے پھوٹے ، کھلے ، مرجھا گئے

☆ علامہ اقبال

8 آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

☆ حیرت الہ آبادی

9 آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

☆ علامہ اقبال

10 آخرت میں عمل نیک ہی کام آئیں گے
پیش ہے تجھ کو سفر ، زادِ سفر پیدا کر

☆ امیر مینائی

11 آدمی کے واسطے ہے لذتِ اکلِ حلال
پیٹ بھر لینا تو ہر حیوان کو بھی یاد ہے

☆ صفی اورنگ آبادی

12 آنے کا ایک دن ہے جانے کا ایک دن
رکھا ہی اور کیا ہے دو دن کی زندگی میں

آرزو لکھنوی

13 آ آ کے اجل لوٹتی کیوں ہے میرے گھر سے
شاید کوئی مصروفِ دُعا میرے لیئے ہے

....
☆

14 آنے جانے پہ سانس کے ہے مدار
سخت ناپائیدار ہے دنیا

امیر مینائی ☆

15 آدمی نہیں سنتا ، آدمی کی باتوں کو
پیکرِ عمل بن کر ، غیب کی صدا ہو جا

اصغر گونڈوی ☆

16 آئے بھی لوگ، بیٹھے بھی، اٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈھتا تری محفل میں رہ گیا

حیدر علی آتش ☆

17 آکر قضا باہوش کو بے ہوش کر گئی
ہنگامۂ حیات کو خاموش کر گئی

حکیم محمد اختر ☆

18 آج تو اے دل ترکِ تعلق پر تم خوش ہو
کل پچھتاوے کو بھی امکان میں رکھنا

احمد فراز ☆

19 آئے دنیا میں بہت پاک و مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بن کر

....

20 آگے جبین شوق تجھے اختیار ہے
یہ دَیر ہے، یہ کعبہ ہے، یہ کوئے یار ہے

خمار بارہ بنکوی ☆

21 آدمیت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ
پست ہمت یہ نہ ہووے پست قامت ہو تو ہو

ذوق دہلوی ☆

22 آرزو منزل کی لے کر چل رہا ہے تیز گام
دوش پر سانسوں کے اپنا کاروانِ زندگی

خضر برنی ☆

23 آنسو نکل پڑے تو میری لاج رہ گئی
ورنہ اظہارِ غم کا سلیقہ نہ تھا مجھے

.... ☆

24 آرزو جینے کی ہے تو جی چٹانوں کی طرح
ورنہ پتّے کی طرح تجھ کو ہوا لے جائے گی

.... ☆

25 آدمی کا بھروسہ ہی اٹھ جائے گا
باوفا بھی اگر بے وفائی کرے

طاہر گلشن آبادی

25A اس کے وعدوں سے اتنا تو ثابت ہوا اس کو تھوڑا سا پاس تعلق ہے
یہ الگ بات، کہ وہ ہے وعدہ شکن یہ بھی کچھ کم نہیں اس نے وعدے کیے (زیر قدم قدم بلاغت صفحہ)

الف

26 اگر عزم مصمم ہو تو ہادی
پہنچ جاؤ گے اک دن کہکشاں تک

☆

ہادی

27 اذاں بوقت ولادت ، نماز بعد وفات
بس اتنی دیر کا جھگڑا تھا زندگی کے لئے

☆

....

28 اہلِ نظر کے اوصاف اعلیٰ
قلبِ سلیم و ظرف کشادہ

☆

ابو الیان حماد

29 ایسے ملا کرو کہ کریں لوگ آرزو
ایسے رہا کرو کہ زمانہ مثال دے

☆

صفی اورنگ آبادی

30 اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

شاہ دین ہمایوں

31 اس کوچۂ وفا کا یہ آئین ہے عزیز
ہوتا ہے باوفا کا یہاں امتحاں ضرور

☆

عزیز بگھروی

32 اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

☆

علامہ اقبال

33 اپنا تو کام ہے کہ جلاتے چلیں چراغ
رستے میں خواہ، دوست یا دشمن کا گھر ملے

☆

کلیم عاجز

34 ایک پتھر کی بھی تقدیر سنور سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ سلیقے سے تراشا جائے

☆

....

35 اٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفسِ سوختۂ شام و سحر تازہ کریں

☆

علامہ اقبال

36 اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباسِ خضر میں، یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں

☆

....

37 اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومی، کبھی پیچ و تابِ رازی

علامہ اقبال

38 اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ
جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائے گا

....
☆

39 اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

شہیدی
☆

40 ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

غالبؔ
☆

41 اے حسن کے مائل یہ نصیحت مری سن لے
سیرت پہ نظر چاہیے صورت سے زیادہ

....
☆

42 احساس عمل کی چنگاری جس دل میں فروزاں ہوتی ہے
اس لب کا تبسم ہیرا ہے، اس آنکھ کا آنسو موتی ہے

ادیب
☆

43 اک نام مصطفیٰ ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں
ورنہ ہر اک عروج میں پنہاں زوال ہے ....

☆

44 ایک پل کو رکنے سے دور ہوگئی منزل
صرف ہم نہیں چلتے، راستے بھی چلتے ہیں

شاہد صدیقی

45 انسان کو بلندیٔ کردار چاہیے
پابندِ وضع ہو تو غریبی وقار ہے

☆ ....

46 اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگہ دلنواز

☆ علامہ اقبال

47 ادب ہی سے انسان انسان ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

☆ ....

48 اطاعت چیز ہے کیا؟ اور تسلیم ورضا کیا ہے؟
خلیل اللہ سے پوچھو، ذبیح اللہ میں دیکھو

☆ ....

49 اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شئے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

☆ جوصلہ، ہمت علامہ اقبال

50 اے دوست! میرے ظرف محبت کی داد دے
ہے دل کی چوٹ لب پہ تبسم بنی ہوئی

☆ ....

51 اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

علامہ اقبال

52 اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی وہ ابھرے گا جتنا کہ دبائیں گے

☆
صفی لکھنوی

53 الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

☆
میر تقی میر

54 ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے

☆
کرامت علی شہید بریلوی

55 اے جلیل اشکِ گنہگار کے اک قطرے کو
ہے فضیلت تری تسبیح کے سو دانوں پر

☆
جلیل

56 ان کی رضا کے سامنے اپنی خوشی کبھی نہ دیکھ
ثوابِ دائمی کما ، لذّتِ عارضی نہ دیکھ

☆
....

57 الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے گہر سے کہ صدف سے

☆
....

58 اکبر کی برائی اچھائی تو پوچھ محلّے والوں سے
ہاں شعر تو اچھا کہتے ہیں، دیوان تو ان کا دیکھا ہے

اکبر الہ آبادی

59 ارے یہ کیا ظلم کر رہا ہے کہ مرنے والوں پہ مر رہا ہے
جو دم حسینوں کا بھر رہا ہے، بلند ذوقِ نظر نہیں ہے

☆ مجذوب

60 امیر جمع ہیں احباب دردِ دل کہہ لے
پھر التفاتِ دلِ دوستاں رہے نہ رہے

☆ امیر مینائی

61 اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

☆ اسماعیل میرٹھی

62 اس بحرِ حوادث میں قائم، پہنچے گا وہی لبِ ساحل تک
جو موجِ بلا کا خوگر ہو، رخ پھیر سکے طوفانوں کا

☆ نظام الدین قائم گیاوی

63 اک کرامت ہے جھک کے ملنا بھی
اس سے دنیا مُرید ہوتی ہے

☆ صفی اورنگ آبادی

64 اس پہ ہر سمت سے پتھر ہی برستے ہیں جمیلؔ
دہر میں جو بھی ثمر دار شجر ہوتا ہے

☆ جمیل اختر

65 اس کی رحمت کو جوش آتا ہے
جب گنہگار سر جھکاتا ہے

محمد غوث (مقیم قطر)

66 اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

☆ ذوق

67 اس کو ناقدری عالم کا صلہ کہتے ہیں
مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا

☆ چکبست

68 امن و اخوت، عدل و محبت، وحدت کا پرچار کر
انسانوں کی نگری میں انسانوں سے پیار کر

☆ اعجاز رحمانی

69 اب عطر بھی ملو تو محبت کی بو کہاں
وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

☆ مادھورام جوہر

70 اللہ اگر توفیق نہ دے، انساں کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام سہی، عرفانِ محبت عام نہیں

☆ جگر مرادآبادی

71 اہلِ خرد تو اپنی جگہ سوچتے رہے
دیوانے بات ہوش کی کہہ کر نکل گئے

☆ حلیم بابر

72 الٰہی پھر مسلمانوں میں پیدا ذوقِ قرآں ہو
اسی میں ان کا جینا ہو اسی میں ان کا مرنا ہو

علامہ اقبال

73 ان کا جو کام ہے وہ اہلِ سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

☆ جگر مرادآبادی

74 اے ذوق کسی ہمدمِ دیرینہ کا ملنا
بہتر ہے ملاقاتِ مسیحا و خضر سے

☆ ذوق

75 انداز جنوں کونسا ہم میں نہیں مجنوں
پر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے

☆

76 اپنے دشمن سے واقف تو ہیں ہم مگر
نام اس کا بتانے سے کیا فائدہ ؟

☆

77 اس سے بڑھ کر دوست کوئی دوسرا ہوتا نہیں
سب جدا ہو جائیں لیکن غم جدا ہوتا نہیں

☆ جگر مرادآبادی

78 اس دور میں تعلیم ہے امراضِ ملت کی دوا
ہے خونِ فاسد کے لیئے تعلیم مثلِ نشتر

☆ علامہ اقبال

79 اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

بشیر بدر

80 اسی اک جرم پر اغیار میں برپا قیامت ہے
کہ ہم بیدار ہیں اور اپنا مستقبل سمجھتے ہیں

جگر مراد آبادی ☆

81 اہل ہمت منزل تک آ بھی گئے
اہلِ تقدیر قسمت کا گلہ کرتے رہے

.... ☆

82 اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا، کردار کا غازی بن نہ سکا

علامہ اقبال ☆

83 اپنی قبر میں تنہا آج تک گیا ہے کون ؟
دفترِ عمل عامر ساتھ ساتھ جاتا ہے

عامر عثمانی ☆

84 اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہے پرواز میں کوتاہی

علامہ اقبال ☆

85 اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

غالب ☆

86 اے موجِ بلا ان کو بھی ذرا دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

معین احسن جذبی

87 اے زندگی سپرد خدا کر دیا تجھے
بے فکر ہوگئے ترے سود و زیاں سے ہم

.... ☆

88 افزائشِ جمال کو ماحول چاہیئے
شبنم کا حسن پرتوِ خورشید ہی سے ہے

.... ☆

89 ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی

میر حسین تسکین ☆

90 اے عصرِ رواں تیرا جہاں روشن و تاباں
سب کچھ یہاں دیکھا، مگر انساں نہیں دیکھا

.... ☆

91 اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

علامہ اقبال ☆

92 اپنے کردار کو موسم سے بچائے رکھنا
لوٹ کر پھول میں واپس نہیں آتی خوشبو

.... ☆

93 اک طرزِ تغافل ہے سو وہ ان کو مبارک
اک عرضِ تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے

فیض احمد فیض

94 انسان کی ہستی بھی کوئی ہستی ہے
سانس آئے تو جسم، رک جائے تو لاش

☆ ....

95 اس رمز کو کوئی کیا جانے کیا چیز محبت ہوتی ہے
ہم رات کو اٹھ کر روتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے

حافظ حبیب الرحمن ☆

96 اس دل پہ خدا کی رحمت ہو جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اک بار گنہ ہو جاتا ہے سو بار ندامت ہوتی ہے

شاد عظیم آبادی ☆

97 اہلِ وفا ہر راہ گزر میں نقش قدم چھوڑ آئے ہیں اپنے
بعد فنا بھی ذکر ہمارا ہوتا رہے گا عالم عالم

بے حس الہ آبادی ☆

98 ان نعمتوں کا تجھ سے لیا جائے گا حساب
یہ نعمتیں نہیں ہیں ترا امتحان ہے

مائل خیر آبادی ☆

99 ایک آتا ہے ایک جاتا ہے
آنے جانے کا نام ہے دنیا

لالہ بندہ پرساد سریواستو ☆

100 اٹھائے کچھ ورق لالہ نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

علامہ اقبال

101 احباب میں لٹاتے ہیں دولت خلوص کی
گھر میں ہمارے کوئی خزانہ تو ہے نہیں

☆ ستار صدیق

102 ایک معصوم کی عصمت پہ پڑا جب ڈاکہ
چیخ تو سب نے سنی، گھر سے نہ نکلا کوئی

☆ ....

103 ایک لمحہ بھی مسرت کا بہت ہوتا ہے
لوگ جینے کا سلیقہ ہی کہاں رکھتے ہیں

☆ سعید ضمیر جعفری

104 اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

☆ علامہ اقبال

105 اِس سے کٹ جائے تو کوڑی بھی نہیں مول ترا
قدر و قیمت تری قرآن سے وابستہ ہے

☆ سید احمد عروج قادری

106 اے شافعِ محشرؐ جو کرے تو نہ شفاعت
پھر کون وہاں تیرے سوا میرے لیے ہے

☆ مولانا محمد علی جوہر

107 اک عمر میں ہوتی ہے بصیرت پیدا
کرتا ہے خدا شاذ یہ دولت پیدا

جوش ملیح آبادی

108 اپنے کردار میں پھولوں کی مہک پیدا کر
لوگ چاہیں گے تجھے پھر پھولوں کی طرح

.... ☆

109 اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

علامہ اقبال ☆

110 احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور

علامہ اقبال ☆

111 ابر کے قطرے سے ہو جاتے ہیں موتی ناصحا
کیا ہمیں رونے سے اپنے کچھ نہ حاصل ہوے گا

سید محمود میر سوز ☆

112 ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

علامہ اقبال ☆

113 اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
رو کر گزار یا اسے ہنس کر گزار دے

ذوق ☆

114 ان کی باتوں میں نہ آنا کہ بنامِ تریاق
زہر کے جام مریضوں کو پلا دیتے ہیں

ماہرالقادری

115 اسی باعث دایہ طفل کو افیون دیتی ہے
کہ ہو جائے لذّت آشنا تلخی دوراں سے

سودا ☆

116 اسی باعث تو قتلِ عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسفِ بے کارواں ہو کر

وزیر لکھنوی ☆

117 اک خموشی ہزار شکووں کا
کتنا پیارا جواب دیتی ہے

.... ☆

118 انھیں کے نام سے منسوب ہے بہارِ چمن
جو لوگ واقفِ آدابِ رنگ و بو بھی نہیں

طاعر لکھنوی ☆

119 اگر تھے تو ہے قسمت نہ تھے تو شکایت کیا خوش قسمتی
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

نواب علی اصغر اصغر ☆

120 ان بارشوں سے دوستی اچھی نہیں فراز
کچا ترا مکان ہے کچھ تو خیال کر

فراز ☆

121 اڑنا کسی طائر کو سکھاتا نہیں کوئی
ہمت ہو اگر دل میں تو آجاتی ہے پرواز

....

122 ایک نقطے نے مجھے محرم سے مجرم کر دیا
میں دُعا لکھتا رہا اور وہ دَغا پڑھتے رہے



عنقریب شائع ہونے والی کتابیں

﴿۱﴾ علامہ اقبال کے مشہور اشعار

﴿۲﴾ مشہور اشعار

﴿۳﴾ اشعار کی دل کش دنیا

﴿۴﴾ اشعار کا موضوعاتی انتخاب

﴿۵﴾ گلدستۂ اشعار

﴿۶﴾ میرے پسندیدہ اشعار

ادارہ ذوق ادب
مکان نمبر 9-10-26/1
محلہ اٹھارہ سیڑھی قلعہ گولکنڈہ
حیدر آباد 500008



123 بلند عزم اگر ہے تو ساتھیو تم کو
کبھی حوادثِ دوراں کچل نہیں سکتے

☆

غافل کرنالی

124 باندھتی ہے ابد کے منصوبے
کیا کلیجہ ہے عمر فانی کا

☆

....

125 یار دنیا میں رہو غمزدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو

☆

میر تقی میر

126 بھروسہ کچھ نہیں اس نفسِ امارہ کا اے زاہد
فرشتہ بھی یہ ہو جاوے تو اس سے بدگماں رہنا

☆

حکیم محمد اختر

127 بدنام کرنے والوں کا احسان مند ہوں
اپنی زباں سے کچھ بھی نہ کہنا پڑا مجھے

صفی اورنگ آبادی

128 بڑھاپے کی عبادت میں کہاں وہ بات اے انور
عبادت کا مزہ آتا ہے ایام جوانی میں

☆ انورؔ

129 باہمہ ذوقِ آگہی ہائے رے پستیٔ بشر
سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر

☆ جگر مراد آبادی

130 بندگی یوں تو ہے انسان کی فطرت لیکن
ناز جس پر کریں سجدے، وہ جبیں پیدا کر

☆ جگر مراد آبادی

131 باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

☆ ثاقب لکھنوی

132 بلا سے گر [illegible] اندھیرے بپا کریں [illegible]
مگر مرا فرض منصبی ہے، چراغ پیہم جلائے جانا

☆ مولانا عامر عثمانی

133 بلندیاں اتر آتی تھیں جس کے آنگن میں
زمیں پہ رہتا تھا وہ شخص آسماں کی طرح

.... ☆

134 بیمار کی حالت جب بدلے نسخہ بھی بدلنا پڑتا ہے
مرہم تو لگاتے ہیں لیکن نشتر بھی لگانا پڑتا ہے

....

135 بصیرت ہو تو ہر ماحول کا سامان پیدا کر
فضا کرتی رہے گی نوبہ نو برق و شرر پیدا

☆ شفیق جونپوری

136 بس یہی دوڑ ہے اس دور میں انسانوں کی
تیری دیوار سے اونچی میری دیوار رہے

☆ حفیظ میرٹھی

137 بچے، جوان، بوڑھے سبھی جل رہے ہیں آج
یہ کیسی آگ اپنے مکانوں میں آگئی

☆ طاہر گلشن آبادی

138 بہاریں کیوں چمن سے ہیں گریزاں
ذرا سوچیں یہ اربابِ گلستاں

☆ طاہر تلہری

139 باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

☆ علامہ اقبال

140 بس وہی لوگ پاک دامن ہیں
جن کی آنکھیں حیا سے روشن ہیں

☆ ....

141 بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا

ذوق

142 بے سبب زلزلہ عالم میں نہیں آتا ہے
کوئی بیتاب تہہ خاک تڑپتا ہوگا

.... ☆

143 بہت سنبھل کے گزرنا عدیل دنیا سے
قدم قدم پہ یہ ٹوٹی ہوئی سڑک ہے میاں

نظر علی عدیل ☆

144 بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

علامہ اقبال ☆

145 بس اتنی سی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ بن جائے

.... ☆

146 بے تابیاں سمیٹ کے سارے جہان کی
جب کچھ نہ بن سکا تو مرا دل بنا دیا

جگر مراد آبادی ☆

147 بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

ساغر صدیقی ☆

148 بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

....

149 بن خود اپنے سفینے کا ناخدا اے دوست
بلند حوصلے ہواؤں کا رخ بدل دیتے ہیں

☆

150 بھروسہ نہیں اب تھا تب تھا
دم اپنا چراغ سر راہ ہے

☆

151 بے بصر وہ ہیں جو شخصوں میں یہاں خرسند ہیں
جن کی آنکھیں کھل گئیں ان کی زبانیں بند ہیں

☆ اکبر الہ آبادی

152 بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

☆ حالیؔ

153 بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

☆ علامہ اقبال

154 بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

☆ مرزا غالبؔ

155 بس اب وقت کا حکم ناطق یہی ہے
کہ جو کچھ ہے دنیا میں تعلیم ہی ہے

156 باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیوں کر ہو

☆ علامہ اقبال

157 بیکراں ہوتا نہیں ، بے انتہا ہوتا نہیں
قطرہ جب تک بڑھ کے قلزم آشنا ہوتا نہیں

☆ جگر مرادآبادی

158 بھلا کہو تو سہی زنگِ دل مٹے کیوں کر
خدا کی یاد میں جب تک چشم زار نہ ہو

☆ مولانا سید اصغر حسین

159 بدل سکا نہ زمانہ مزاجِ اہلِ جنوں
وہی دلوں کے تقاضے وہی نظر کی طلب

☆ ....

160 بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

☆ علامہ اقبال

161 بعد مدت کے ہوئی اہلِ محبت کی شناخت
خاک سمجھا تھا جسے لعلِ بدخشاں نکلا

☆ حکیم محمد اختر

162 بجا کہے جسے عالم ، اسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ذوق

163 بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

مرزا غالبؔ ☆

164 پھر کسی دل نے ذرکھ لی ہے غنیمت جان کر
جو یہ وقتِ ناز کچھ جنبش ترے ابرو میں تھی

مولانا محمد احمد پرتاب گڈھی ☆

165 [illegible] ایسی نظر پیدا بڑی مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہیں تصویریں

علامہ اقبال ☆

166 بے ہنر کی نظر ہے عیبوں پر
باہنر عیب بیں نہیں ہوتا

امجد حیدر آبادی ☆





167 پھول ہر حال میں مہکتے ہیں
ان کی خوئے وفا کو کچھ نہ کہو

☆ وقار خلیل

168 پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

☆ علامہ اقبال

169 پی گئے کتنے ہی آنسو ہم بنامِ زندگی
ایک مدت میں کہیں دل درد کے قابل ہوا

☆ خواجہ شوق

170 پھولوں کو تو سر خوب چڑھاتا ہے زمانہ
ہے کوئی جو کانٹوں کو بھی سینے سے لگائے

☆ حفیظ میرٹھی

171 پھونک کر اپنے آشیانے کو
بخش دی روشنی زمانے کو

مولانا عبدالصمد رحمانی

172 پختہ تر ہے گردشِ پیہم سے جامِ زندگی
ہے یہی اے بے خبر رازِ دوامِ زندگی

علامہ اقبال ☆

173 پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

ذوق ☆

174 پڑھی نماز جنازہ ہماری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

داغ دہلوی ☆

175 پہنچا کے لحد تک لوٹ آئے سب لوگ
ہمراہ اگر گئے تو اعمال گئے

.... ☆

176 پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن

علامہ اقبال ☆





177 ترکِ تعلقات کو اک لمحہ چاہیے
لیکن تمام عمر مجھے سوچنا پڑا

☆ فنا کانپوری

178 تقریر سے ممکن ہے، نہ تحریر سے ممکن
وہ کام جو انسان کا کردار کرے ہے

☆ حفیظ میرٹھی

179 تم پیار کا در کھول کے ان کے لیئے رکھنا
تھک ہار کے آئیں گے جو نفرت کے سفر سے

☆ ....

180 تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم رواں ہر دم جواں ہے زندگی

☆ علامہ اقبال

181 توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیئے ہے

مولانا محمد علی جوہر

182 تمام عمر اسی احتیاط میں گزری
کہ آشیانہ کسی شاخِ گل پہ بار نہ ہو

سحر لکھنوی ☆

183 تھے وہ اپنی ذات سے اک انجمن ورا انجمن
جن کے ماتھے پر کبھی دیکھی نہ دنیا نے شکن

.... ☆

184 تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینے میں

علامہ اقبال ☆

185 کہیں غم نہ چھلک جائے میری آنکھوں سے کہیں
مسکراتا ہوں یہی راز چھپانے کے لیئے

.... ☆

186 تو اے مسافرِ شب خود چراغ بن اپنا
کر اپنی رات کو سوزِ جگر سے نورانی

علامہ اقبال ☆

187 تھی یہ حقیقت مجاز، اب یہ کھلا ہے جا کے راز
سب ہے فریب آب و گل، حسن و جمال کچھ نہیں

امیر علی راقم لکھنوی ☆

188 تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے

علامہ اقبال

189 تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

☆ صادق حسین صادق

190 تری مدہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایتِ زمانہ

☆ علامہ اقبال

191 تسخیر مہر و ماہ مبارک تجھے مگر
دل میں اگر نہیں تو کہیں روشنی نہیں

☆ اکبر الہ آبادی

192 تری تحریر ظاہر کر رہی ہے
کہ لکھتے وقت تو رویا بہت ہے

☆ علی احمد جلیلی

193 تیری گلی میں دفن ہوئے کشتگانِ ناز
ایسی زمین جان کے بدلے گراں نہیں!

☆ ....

194 توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

☆ علامہ اقبال

195 تیری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی
مقامِ شوق و سرور و نظر سے محرومی

علامہ اقبال

196 ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

☆ علامہ اقبال

197 تھپیڑوں پہ تھپیڑے کھا رہی ہے
مگر کشتی سلامت جا رہی ہے

☆ ....

198 تجھے اپنے غم سے مطلب، مجھے غم ہے دوسروں کا
ترے سامنے نشیمن، مرے سامنے چمن ہے
آشیانہ۔گھونسلا

☆ ماہر القادری

199 ترے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت تو اسے کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں
مشابہت

☆ مجذوب

200 تری دنیا جہانِ مرغ و ماہی
مری دنیا فغانِ صبح گاہی
آہ و زاری

☆ علامہ اقبال

201 تسکین کے لئے تو مگر ہے کافی یہ خیال
جو کچھ ہے سب خدا کا وہم و گماں ہمارا

☆ اکبر الہ آبادی

202 تری خوشی سے اگر غم میں بھی خوشی نہ ہوئی
وہ زندگی تو محبت کی زندگی نہ ہوئی

جگر مراد آبادی

203 تذکرہ جب وفا کا ہوتا ہے
میں تمہاری مثال دیتا ہوں

.... ☆

204 تراش کر کوہ سنگ و آہن نکالنی ہو گی راہِ منزل
بغیر شعلوں کے کھیل کھیلے، نہ راہ دیگا کبھی زمانہ

مولانا عامر عثمانی ☆

205 تم ہی واقف نہ تھے آداب جفا سے ورنہ
ہم نے ہر ظلم کو ہنس ہنس کر سہارا ہوتا

پروین فنا سید ☆

206 تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
میں جان گیا بس تیری پہچان یہی ہے

اکبر الہ آبادی ☆

207 تم تکلف کو بھی اِخلاص سمجھتے ہو فراز
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

احمد فراز ☆

208 تم جو دیتے ہو نوشتہ وہ نوشتہ کیا ہے
جس میں اک حرفِ وفا بھی کہیں مذکور نہیں

نظامی ☆

209 تری انجمن سے نکل کے بھی، نہ بھلا سکا میں تجھے کبھی
ترا نام وردِ زباں رہا، تری یاد دل میں بسی رہی

یحییٰ الہ آبادی

210 ترکیب و تکلف لاکھ کرو، فطرت کہیں چھپتی ہے اکبر
جو مٹی ہے وہ مٹی ہے جو سونا ہے وہ سونا ہے

اکبر الہ آبادی ☆

211 تجھ سے محرومی کا غم صدیوں رلائے گا مگر
اپنے دیوانوں کو جینے کا ہنر دے کر گئی

.... ☆

212 توڑا ہے دم ابھی ابھی بیمارِ ہجر نے
آئے مگر حضور کچھ تاخیر ہو گئی

.... ☆

213 ترکِ تعلقات کا کوئی سبب تو تھا
سننے کا میرے دل کو مگر حوصلہ کہاں

پروین شاکر ☆

214 تاریخ نے دنیا میں یہ دور بھی دیکھا ہے
لمحوں نے خطا کی ہے، صدیوں نے سزا پائی

.... ☆

215 تو اگر اپنی حقیقت سے خبر دار رہے
پھر نہ سیہ روز رہے اور نہ سیہ کار رہے

علامہ اقبال ☆

216 تو ہی یہ بتا دل مضطرب کہ میں سمجھوں اب کیسے معتبر
ملی جو بھی شے ملی عارضی، نہ تو غم رہا نہ خوشی رہی

یحییٰ الہ آبادی

217 تا سحر وہ بھی نہ چھوڑی تو نے اے بادِ صبا
یادگارِ رونقِ محفل تھی، پروانے کی خاک

☆

218 تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

علامہ اقبال ☆

219 تڑپ کے شانِ کریمی نے لے لیا بوسہ
کہا جو سر کو جھکا کے گناہ گار ہوں میں

علامہ اقبال ☆

220 تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

علامہ اقبال ☆

221 تم اور اتنی کشادہ دلی سے پیش آؤ
میں سوچتا ہوں ستم ہے کہ مہربانی ہے

عبد الحمید عدم ☆

222 تیرے خلوص نے برباد کر دیا ہم کو
فریب کھاتے تو پھر بھی سنبھل گئے ہوتے



ٹ

223 ٹوٹے ہوئے مرقد بھی ذرا دیکھ لے چل کے
تنہائی میں نقشے نہ بنا تاج محل کے

☆ یونس نشاط

224 ٹھوکروں ہی سے تو ملتا ہے سراغِ منزل
ظلمتوں ہی سے نمودار سحر ہوتی ہے

☆ ماہر القادری

225 ٹوٹ کر ٹوٹے نہیں ناصر
دل کے بندھن عجیب بندھن ہیں

☆ ناصر کرنولی

226 ٹوٹ کر جب تک حوادث آشنا ہوتا نہیں
اور کچھ بھی ہو تو ہو، دل آئینہ ہوتا نہیں

خمار

ٹھ

ج

227 جسے ہوائے زمانہ کبھی بجھا نہ سکے
قدم قدم پہ وہ اک شمع راہ پیدا کر

☆ جگر مراد آبادی

228 جس کو دنیا کی حقیقت کا پتہ ہوتا ہے
اس کے جینے کا سلیقہ ہی جدا ہوتا ہے

☆ بیدل سرحدی

229 جس قدر ہو سکے کر لیجئے سجدے عابدؔ
کیا پتہ کونسا ہو آخری سجدہ اپنا

زین العابدین عابدؔ

230 جھک کے ملنا بڑی کرامت ہے
اس سے دنیا مرید ہوتی ہے

☆ صفی اورنگ آبادی

231 جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

نظیر اکبر آبادی

232 جینے کا راز میں نے محبت میں پا لیا
جس کا بھی غم لیا، اُسے اپنا بنا لیا

.... ☆

233 جب پیر فلک نے ورق ایام کا الٹا
آئی یہ صدا پاؤگے تعلیم سے اعزاز

علامہ اقبال ☆

234 جوانی میں نہ کر غفلت، سفر کرنا ہے پیری میں
مسافر رات سے کرتا ہے، ساماں دن کی منزل کا

امیر مینائی ☆

235 جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غالبؔ ☆

236 جلانے والے جلاتے ہی ہیں چراغ آخر
یہ کیا کہا کہ ہوا تیز ہے زمانے کی

جمیل مظہری ☆

237 جسارت تو کوئی دیکھے گنہگارِ محبت کی
گرہ میں چند آنسو اور جنت کی خریداری

.... ☆

238 جس کے آنگن میں امیری کا شجر لگتا ہے
اس کا ہر عیب زمانے کو ہنر لگتا ہے

....

239 جو دل پہ گزرتی ہے دنیا اسے کیا جانے
غم اپنا تبسم کے پردے میں چھپائے ہیں

☆ حبیب رہبر پرتاب گڈھی

240 جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

☆ علامہ اقبال

241 جہاں بانی سے ہے دشوار تر کارِ جہاں بینی
جگر خوں ہو تو چشمِ دل سے ہوتی ہے نظر پیدا

☆ علامہ اقبال

242 جوانو! یہ صدائیں آرہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہو جائیں، جو ہو عزمِ سفر پیدا

☆ اقبال سہیلؔ

243 جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

☆ مولا بخش قلق

244 جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

☆ مجذوب

245 جب گلے مل کے وہ چلے تو ہوا یوں محسوس
جیسے کھینچے لیے جاتا ہے کلیجہ کوئی!

....

246 جو ان کی شانِ کریمی کے حوصلے دیکھے
تو بے گناہ بھی کہہ دے گناہ گار ہوں میں

.... ☆

247 جن ہواؤں سے الجھتی رہی ساری دنیا
ان ہواؤں نے میرا راستہ ہموار کیا

اقبال ہاشمی ☆

248 جو بھی کرنا ہے کئے جا امجد
وقت ہر طرح گزر جاتا ہے

بشیر امجد ☆

249 جگر ان حوادث سے گھبرا نہ جانا
یہی تو ہے دل نصیبوں کا زمانہ

جگر مراد آبادی ☆

250 جان لیں اہلِ جنوں، سوچ لیں اربابِ وفا
جادۂ عشق میں اک مرحلۂ دار بھی ہے

.... ☆

251 جو عالم ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

علامہ اقبال ☆

252 جو راہِ معرفت میں کاروانِ دل قدم رکھے
تو ساری کائنات اڑ جائے گردِ کارواں ہو کر

اکبر الہ آبادی

253 جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر
جب وقت شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

جگر مراد آباد

☆

254 جس کو طوفان کی موجوں میں مزا ملتا ہے
اس کو خاموش کناروں کے حوالے نہ کرو

اختر واجدی

☆

255 جھپٹنا ، پلٹنا ، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

علامہ اقبال

☆

256 جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة

☆

257 جنھیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناصر
وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں

ناصر کاظمی

☆

258 جو کچھ ہمارے پاس تھا سب دے دیا تجھے
اے موت! دیکھ کتنے بڑے آدمی ہیں ہم

نظیر علی عدیل

☆

259 جو زمانے کو بُرا کہتے ہیں خود ہیں وہ بُرے
کاش یہ بات ترے گوشِ گراں تک پہنچے

جگر مرادا آبادی

260 جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت

علامہ اقبال ☆

261 جیتے جی تو کچھ نہ دکھلایا مگر
مر کے جوہر آپ کے جوہر کھلے

محمد علی جوہر ☆

262 جو اعلیٰ ظرف ہیں اہل غرض سے جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو ہو کے بھر دیتی ہے پیمانہ

.... ☆

263 جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

جگر مراد آبادی ☆

264 جان اپنی محمدؐ پہ قربان کر
جینے والے اگر زندگی چاہیے

رئیس اختر ☆

265 جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

علامہ اقبال ☆

266 جس انجمن میں دیکھو بیگانے رہ گئے ہیں
گنتی کے لوگ جانے پہچانے رہ گئے ہیں

اقبال عظیم

267 جو ہچکچا کے رہ گیا سو رہ گیا اِدھر
جس نے لگائی ایڑھ، وہ خندق کے پار تھا

☆

اسماعیل میرٹھی

268 جو تمنا دل میں تھی وہ دل میں گھٹ کے رہ گئی
اس نے پوچھا بھی نہیں، ہم نے بتایا بھی نہیں

....

☆

269 جب پڑا وقت گلستاں پہ تو خوں ہم نے دیا
جب بہار آئی تو کہتے ہیں ترا کام نہیں

....

چ

270 چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں، زندگی دشوار ہو جائے

☆ اصغر گونڈوی

271 چلنا ہے چل پڑو نکل آئیں گے راستے
آندھی کسی کے نقشِ قدم دیکھتی نہیں

☆ اوج یعقوبی

272 چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

☆ اقبال

273 چوریاں آنکھوں کی اور سینے کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

☆ حکیم محمد اختر

274 چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

علامہ اقبال

275 چلو اچھا ہوا کام آگئی دیوانگی اپنی
وگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

☆ قتیل شفائی

276 چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

☆ علامہ اقبال

277 چوٹ پڑی ہے دل پر تو آہ لبوں تک آئی ہے
یوں ہی چھن سے بول اٹھنا شیشے کا دستور نہیں

☆ عندلیب شادانی

278 جو کھٹے قبر کے خالی ہیں اِسے مت کھولو
جانے کب کونسی تصویر لگادی جائے

☆ احسان دانش

279 چاند سے لوگ تھے پھولوں کی طرح ہنستے تھے
درد تھے دل میں مگر لب پہ ہنسی رکھتے تھے

☆ الضاملک مالیر کوٹوی

ح

280 حیات دو روزہ کا کیا عیش و غم
اک مسافر رہے جیسے تیسے رہے

☆ سید سلیمان ندوی

281 حصارِ ذات کی محدود وسعتوں سے ذرا
نکل کے دیکھو تو دنیا بڑی کشادہ لگے

☆ راشد آزر

282 حسنِ صورت پہ نہ نازاں رہے کوئی اتنا
ہم نے دیکھا ہے گلستاں کا بیاباں ہونا

☆ ضامن علی حسرت نظام آبادی

283 حسنِ ظن سوئے گماں دونوں ہیں ایجاد پسند
لوگ بے بات کا افسانہ بنا دیتے ہیں

☆ ....

284 حسنِ فانی پہ اگر تو جائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا

حکیم محمد اختر

285 حسنِ صورت چند روزہ ، حسنِ سیرت مستقل
اس سے خوش ہوتی ہیں آنکھیں، اس سے خوش ہوتا ہے دل

....

☆

286 حیات جس کی امانت تھی اس کو لوٹا دی
میں آج چین سے سوتا ہوں پاؤں پھیلا کر

حفیظ میرٹھی

☆

287 حق کی خاطر کہاں اب سر کو کٹانے والے
مصلحت کہہ کہ ہر اک سر کو جھکا دیتا ہے

ضیا عرفان حسامی

☆

288 حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی

علامہ اقبال

☆

289 حفاظت جس سفینہ کی انھیں منظور ہوتی ہے
کنارے تک اسے خود لا کر طوفاں چھوڑ جاتے ہیں

محمود دہلوی

☆

290 حسن و جمال ، مست خرامی ، ادا و ناز
سب کچھ ملا انھیں ، دلِ دردِ آشنا نہیں

وارث ایاضی

☆

291 حالِ دل، احوالِ غم، شرحِ تمنا، عرضِ شوق
بے خودی میں کہہ گئے افسانہ در افسانہ ہم

....

خ

292 خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

علامہ اقبال ☆

293 خوفِ خدا، الفت احمدؐ نہ چھوڑ اے اکبر
منحصر ہے انہیں دو لفظوں پہ سارا اسلام

اکبر الہ آبادی ☆

294 خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشک سحر گاہی سے جو ظالم وضو

علامہ اقبال

295 خیالِ خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

میر ببر علی انیسؔ ☆

296 خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

امیر مینائی

297 خدا بھلا کرے اے شاہِ نکتہ چینوں کا
سکھا دیا ہمیں بچ بچ کے راستہ چلنا

☆ شاد عظیم آبادی

298 خدا کو بھول گئے لوگ فکرِ روزی میں
خیالِ رزق ہے ، رزّاق کا خیال نہیں

☆ ....

299 خودی کا نشہ چڑھا آپ میں رہا نہ گیا
خدا بنے تھے یگانہ مگر بنا نہ گیا

☆ یاس یگانہ عظیم آبادی

300 خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے ہوسے
یہی وہ در ہے جہاں آبرو نہیں جاتی

☆ ....

301 خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

حضرت علی کے مرقد کا مقام

☆ علامہ اقبال

302 خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

☆ علامہ اقبال

303 خودی کی ہے یہ منزلیں اولیں
مسافر یہ تیرا نشیمن نہیں ہے

علامہ اقبال

304 خدا کے نام میں لذّت نہ پائی اہلِ غفلت نے
تعجب اس میں کیا، دل مر گیا دنیا پہ مرنے سے

☆ اکبر الہ آبادی

305 خدا نے دی ہیں آنکھیں دیکھنے ہی کو مگر دیکھو
ذرا کھوٹا کھرا سمجھو، ذرا عیب و ہنر دیکھو

☆ صفی اورنگ آبادی

عقل، دانائی
306 خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

☆ حسرت موہانی

307 خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مسلماں، بنا کے تقدیر کا بہانہ

☆ علامہ اقبال

308 خلقت چلی ہے اُس مت کا فرادا کے ساتھ
رسول ہی رہ جائیں گے اب بس خدا کے ساتھ

☆ اکبر الہ آبادی

309 خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے اکبر
یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

☆ اکبر الہ آبادی

310 خوش خلق جگ میں رہنا تسخیر ہے تو یہ ہے
خاک اپنے کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

311 خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

☆ (علامہ اقبال)

312 خدا کے خوف کو کچھ تو جگہ دے دل میں اے اکبر
بتوں کی کافری بڑھتی ہے تیرے واہ کرنے سے

☆ اکبر الہ آبادی

313 خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

☆ علامہ اقبال

314 خدا جانے کس کس پہ الزام آتا
اگر ہم بیاں اپنی روداد کرتے

☆ کلیم عاجز

315 خدا جانے یہ کس کی جلوہ گاہ ناز ہے ساقی
بہت آکے گئے رونق وہی باقی ہے دنیا کی

☆ اسیر

316 خدا کی دین ہے، جس کو نصیب ہو جائے
ہر اک دل کو غمِ جاوداں نہیں ملتا

☆ اثر صہبائی

317 خبر سن کے مرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

داغ

318 خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں!

☆ علامہ اقبال

319 خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

☆ علامہ اقبال

عنقریب شائع ہونے والی کتابیں

﴿۱﴾ علامہ اقبال کے مشہور اشعار

﴿۲﴾ مشہور اشعار

﴿۳﴾ اشعار کی دل کش دنیا

﴿۴﴾ اشعار کا موضوعاتی انتخاب

﴿۵﴾ گلدستۂ اشعار

﴿۶﴾ میرے پسندیدہ اشعار

ادارہ ذوق ادب
مکان نمبر 9-10-26/1
محلہ اٹھارہ سیڑھی قلعہ گولکنڈہ
حیدر آباد 500008

319A رکھ دیا حسن کا ڈگمگانے لگا جب قدم زینے دیکھیے تو اول حسنِ بتاں کو شیخ گر طعنہ کا تقویٰ جرأت دیجیے
نام توبہ شکن (پہ قدم قدم بلائیں [illegible])



320 دشمنوں کو عیشِ آب و گِل دیا
اور دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

☆

حکیم محمد اختر

321 دیکھ کر میری جراتِ پرواز
ساکنانِ فلک بھی حیراں ہیں

☆

بے حس الہ آبادی

322 دو چیزیں ہیں بس محافظ دل کی
عقبیٰ کا تصور اور اللہ کی یاد

☆

اکبر الہ آبادی

323 دو قدم جانا جدھر دشوار تھا
شوق لے کر سینکڑوں منزل گیا

☆

....

324 دشت و جبل کو ہم نے گلستاں بنا دیا
مثلِ نسیمِ صبح رہے ہم جہاں رہے

بسمل شاہ جہاں پوری

325 دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

☆

ذوق

326 دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

☆

علامہ اقبال

327 دور سے آئے تھے ساقی سن کے میخانے کو ہم
پر ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم

☆

امیر خاں انجام

328 دل کی گہرائی سے ان کا نام جب لیتا ہوں میں
چومتی ہے میرے قدموں کو بہارِ کائنات

☆

حکیم محمد اختر

329 دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے!

علامہ اقبال

330 دنیا میں ہر شخص کی پہچان کا ہے معیار
مومن کی ہے پہچان کہ ہو صاحبِ کردار

....

☆

331 دوسروں پہ اگر تبصرہ کیجئے
آئینہ سامنے رکھ لیا کیجئے

خمار بارہ بنکوی

332 دن جوانی کے گئے، پیری سفر کا وقت ہے
رات گزری چونک اے غافل سحر کا وقت ہے

☆ امیر مینائی

333 دنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی

☆ انیسؔ

334 دنیا کے حادثات انھیں کیا ڈرائیں گے
جو حادثوں کی گود میں پل کر جواں ہوئے

☆ خواجہ شوق

335 دینے والے تجھے دینا ہے تو اتنا دے دے
کہ مجھ کو شکوۂ کوتاہیٔ داماں ہو جائے

☆ بیدمؔ

336 دنیا کی باز پرس سے اب تک نہیں نجات
الجھا ہوا ہوں حشر کے دن بھی حساب میں

☆ داغؔ

337 دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

☆ علامہ اقبال

338 دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پنڈت مہتاب رائے تاباں

339 دلِ مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

☆ علامہ اقبال

340 در سے ترے اٹھا تو عجب حادثہ ہوا
عمرِ عزیز نذرِ خرافات ہو گئی

☆ ....

341 دورِ حاضر کے رشتے ناطے بھی
کچے دھاگے کے گویا مدّ حسن ہیں

☆ ابو الفاروق شعور

342 دنیا میں ہوں دنیا کا پرستار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں، خریدار نہیں ہوں

☆ مجذوب

343 دورِ نو کی ترقی تو دیکھو
آدمی ڈر گیا ہے آدمی سے

☆ نسیم فاروقی

344 دل کا اجڑنا سہل سہی بسنا سہل نہیں ظالم
بستی بسنا کھیل نہیں ہے، بستے بستے بستی ہے

☆ فانی بدایونی

345 دشمنی لاکھ سہی ختم نہ کیجئے رشتہ
دل ملے یا نہ ملے، ہاتھ ملاتے رہیے

ندا فاضلی

346 دردِ دل ، پاسِ وفا ، جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی ، اور یہی انساں ہونا

☆ چکبست

347 دیکھ فانی یہ تیری تدبیر کی میت نہ ہو
ایک جنازہ جارہا ہے دوش پر تقدیر کے

☆ فانی

348 دل کسی کے لیے ، سر کسی کے لیے
یہ تما داغ ہے زندگی کے لیے

☆ عزیز بگھروی

349 دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

☆ حکیم محمد اختر

350 جوہر میں ہو لا الہ تو کیا خوف
تعلیم ہو گو فرنگیانہ ! !

☆ علامہ اقبال

351 دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں ، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

☆ علامہ اقبال

352 دولتِ درد سب کو کہاں ملتی ہے یارو
یہ تو قدرت نے میرے دل میں چھپا رکھی ہے

353 دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

علامہ اقبال ☆

354 دستور بدلتے ہی انداز چمن بدلا
ارباب چمن جانے کب ہوش میں آئیں گے

.... ☆

355 دعائیں دیجئے بیمار کے تبسم کو
مزاج پوچھنے والوں کی آبرو رکھ لی

.... ☆

356 دنیائے چند روزہ میں تو عارضی ہیں ہم
دنیا کو چھوڑتے ہی وہاں دائمی ہیں ہم

نظیر علی عدیل ☆

357 دعویٰ الفت احمدؐ تو سبھی کرتے ہیں
کوئی نکلے تو ذرا رنج اٹھانے والا

مولانا سید اصغر حسین ☆

358 دل میں ہو درد کا طوفاں تو ہونٹوں پہ ہنسی
ایسے انداز میں جینے کا قرینہ سیکھوں

فرخ گیلانی ☆

359 دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

360 دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

☆ کلیم عاجز

361 دیوانہ وار عشق نے منزل کو جا لیا
اور عقل سوچ سوچ کے رستے میں رہ گئی

☆ ....

362 دوستوں کے ہاتھ سے صدمے اٹھائے اس قدر
دل سے اپنے دشمنوں کا بھی گلہ جاتا رہا

☆ نواب محمد سعید خاں صفدر

363 دردِ دل دے کے وہ کہتے ہیں ظفر
اب تو اچھی ہے طبیعت آپ کی؟

بہادر شاہ ظفر



364 ڈر گئے ارض و سماء بارِ امانت سے مگر
مجھ سے دیکھا نہ گیا حکم کا رسوا ہونا

☆

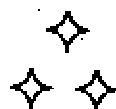
365 ڈوبتا ہوا سورج دیکھ کر خیال آیا
زندگی کا سورج بھی یوں ہی ڈوب جاتا ہے

آباد شاہ جہاں پوری

☆

366 ڈوبنے کو تو ڈوبے مگر ناز ہے
اہلِ ساحل کو ہم نے پکارا نہیں

اوج یعقوبی



ذ

367 ذکر میں تاثیرِ دورِ جام ہے
نام لیتے ہی نشہ سا چھا گیا

حکیم محمد اختر
☆

368 ذوقِ پرواز ہو تو فضا میں
آج بھی وسعتِ بیکراں ہے

ابوالمجاہد زاہد
☆

369 ذوقِ سفر شدید تھا اتنا کہ راہ میں
حائل نہ ہو سکا کبھی کرب و بلا کا خوف

ناطق القادری
☆

370 ذوقِ منزل تو ٹھیک ہے راہیؔ
سوئے منزل سنبھل سنبھل کے چلو

راہیؔ

371 ذکر اک کیا ترا ہم نے
قابلِ ذکر ہو گئے ہم بھی

فضلی

☆

372 ذرا ہشیار رہنا مردِ مومن کی فراست سے
کہ یہ بارِ دگر اے دوست دھوکہ کھا نہیں سکتا

ماہر القادری

☆

72A: رنج میسر ہو یا راحت فتح ملے یا شکست ہو جائے بلکہ یارب شوق طلب پر غفلت کا الزام نہ آئے
(یہ قدم قدم بلائیں رہتے ہیں)



373 رفعتیں چومتی ہیں ان کے قدم
جن کی خصلت میں خاکساری ہے

☆ محمد رمضان خان صبا سیکری

374 رولیں وہ جو قائل ہیں ممات شہداء کے
ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

☆ اقبال سہیل

375 روز کھا لیتے ہیں ہنستے ہوئے چہروں سے فریب
کیا کریں اپنی نگاہوں میں مروت ہے ابھی

☆ مجید امجد

376 رکھا قدم جو پیری میں آیا شباب یاد
افسوس یاد آئی نہ پیری شباب میں

☆ ....

377 رہتا قلم سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت

ذوق

378 رقیبوں نے رپٹ لکھوائی جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

☆ اکبر الہ آبادی

379 رنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو باندازِ بہار آئی ہے

☆ حکیم محمد اختر

380 رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

☆ غالب

381 رقص و نغمہ ، شراب و عیش و نشاط
ان دریچوں سے جھانکتا ہے زوال

☆ ماہر القادری

382 رات کا خاموش منظر اور تصورِ یار کا
ہے یہی اک وقتِ راحت عشق کے بیمار کا

☆ حضور بھوپالی

383 رہ گئی رسمِ اذاں ، روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا ، تلقینِ غزالی نہ رہی

☆ علامہ اقبال

384 رکھیو غالب! مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

غالب

385 رکھتے ہیں تڑپ دل میں جو ہر وقت کسی کی
وہ لوگ تو راتوں کو بھی سویا نہیں کرتے

☆ حیرت شملوی

386 راحتوں کو دولت کے گھر ڈھونڈنے والو
ہے سکوں کی دولت بندگی سے وابستہ

☆ سید حیدر رضا

387 رضائے دوست جہاں لازمی نہیں ہوتی
کچھ اور چیز ہے وہ بندگی نہیں ہوتی

☆ ماہر القادری

388 رہِ جہاد میں ذکرِ شکست کیا معنی
مآلِ مردِ مجاہد شہید یا غازی

☆ علامہ اقبال

389 رازِ حیات اور فلسفہ موت سمجھا گیا
غنچہ چٹک کے پھول بنا اور بکھر گیا

☆ ....

390 رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

☆ لطف بدایونی

391 رہتے ہو جو دل میں تو جگر کو نہ جلاؤ
ہمسایہ کے گھر آگ لگانا نہیں اچھا

شوق نیموی

392 رہِ حیات میں ہمت ہی کام آتی ہے
بڑی نگاہ بڑا آدمی بناتی ہے

☆ اوج یعقوبی

393 راہ پر ان کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں
اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

☆ داغؔ

394 رگوں میں خون کی گرمی کا معجزہ ہے تمام
وگرنہ آدمی پتھر سے مختلف تو نہ تھا

☆ احمد ندیم قاسمی



ز

395 زندگی کی رہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مینا خانہ بارِ دوش ہے

علامہ اقبال ☆

396 زندگی کے ہزار ساماں ہیں
موت کا کچھ خیال ہے کہ نہیں

.... ☆

397 زمانہ یاد کرے یا صبا کرے خاموش
ہم ایک چراغ محبت جلائے جاتے ہیں

.... ☆

398 زندگی انساں کی ہے مانند مرغ خوشنوا
شاخ پر بیٹھا کوئی دم چہچہایا اڑ گیا

علامہ اقبال ☆

399 زمانے بھر کی دولت بے حقیقت
اگر حاصل سکونِ دل نہیں ہے

محمد رمضان خان صبا سیکری

400 زندگی کے سینکڑوں ساماں کیے
موت نے آ کر پریشاں کر دیا

☆ جوش ملیح آبادی

401 زندگی اک حادثہ ہے اور کیسا حادثہ
موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں

☆ جگر مراد آبادی

402 زندگی کو سمجھنا ہے تو مجھ کو دیکھ
کہہ گیا ٹوٹ کر اک بلبلہ بہتے بہتے

☆ ....

403 زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

☆ شیخ امام بخش ناسخ

404 زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

☆ علامہ اقبال

405 زندگی میں بھی مسافر ہوں تری کشتی کا
تو جہاں مجھ سے کہے گی اتر جاؤں گا

☆ قیصر الجعفری

406 زمینِ کربلا سے آج بھی آواز آتی ہے
مذاقِ زندگی بے سر دیے پیدا نہیں ہوتا

....

407 زمانہ مانگ رہا ہے دُعا ترقی کی
مگر تجھے ترا عہد کہن ہی راس آئے

....

☆

408 زائرین کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں ؟

علامہ اقبال

☆

409 زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے

....

☆

410 زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرار حیات
یہ کبھی گوہر ، کبھی شبنم ، کبھی آنسو ہوا

علامہ اقبال

☆

411 زندگی کی راہ میں پیش آئیں کانٹے یا کہ پھول
چھوٹنے پائے نہ ہرگز دامنِ عشقِ رسولؐ

حضرت جاوید

☆

412 زندگی میں پیش آئیں گے ہزاروں امتحاں
حوصلے سے کام لینا سیکھ لے ہر نوجواں

☆

413 زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

ثاقب لکھنوی

414 زندگی کیا ہے جادۂ منزل پہ ڈٹ جانے کا نام
موت کیا ہے چلتے چلتے تھک کے ستانے کا نام

تنویر واحدی ☆

415 زندگی جس پہ ناز ہے اتنا
چند سانسوں کی اک کہانی ہے

.... ☆

416 زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

علامہ اقبال ☆

417 زباں قاصر ہے کیوں کر اس کا شکریہ ادا ہو گا
حمایت کا ، توجہ کی نظر کا ، مہربانی کا

....

418 زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے [redacted] اجزاء کا پریشاں ہونا

چکبست ☆

419 زباں پہ حرف شکایت نہ آہ سینے میں
محبتوں کو نبھایا بڑے قرینے سے

اختر حسین شیخ ☆

س

419A سرد ہو تو سکتی ہے اب بھی آتشِ نمرود کوئی اٹھے ابراہیم پہلے نار تک پہنچے (رہ تمام قدرِ بلاغت، ص 61)

420 ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہے مجذوب
تب کہیں جا کے ترے دل میں جگہ پائی ہے

مجذوب

421 سب کچھ لٹا کے راہِ محبت میں اہلِ دل
خوش ہیں کہ جیسے دولتِ کونین پا گئے

جگر مراد آبادی

☆

422 سیکڑوں سال پرانی ہے مرے گھر میں کتاب
روز پڑھتا ہوں مگر روز نئی لگتی ہے

....

☆

423 سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

غلام حسین حسرت

☆

424 سنے گا کون میری چاک دامانی کا افسانہ
یہاں سب اپنے اپنے پیرہن کی بات کرتے ہیں

کلیم عاجز

سوچا تھا قوم کے متعلق بہت سا کام
لیکن خیال بنگلہ و موٹر میں رہ گیا — رحمن کھیونڈروی

425 سخن میں یوں تو بہت موقع تکلف ہے
خودی خدا سے جھکے بس یہی تصوف ہے

☆ اکبر الہ آبادی

426 سر جھکا کر یاد کر لیتا ہوں اپنی موت کو
حاضری ہو جاتی ہے اللہ کے دربار میں

☆ اکبر الہ آبادی

427 سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں

☆ علامہ اقبال

428 سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ گھس جانے کے بعد

☆ ناسخ

429 سادگی میں لٹ گئے، سادگی میں کھو گئے
جس نے ہنس کے بات کی ہم اسی کے ہو گئے

☆ احمد بخش ابرار حسنی

430 سعی ہر کام میں کی ہے یہ سمجھ کر ہم نے
وہی ہوگا جو مشیت کا تقاضا ہوگا

☆ ریاض خیرآبادی

431 سیکڑوں مفہوم رکھتی ہے وہ چشمِ التفات
دیکھنے والوں کو دھوکے میں نہ آنا چاہیے

افضل العلماء ڈاکٹر عبد الحق

432 سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالمِ انسانیت کی زد میں ہے گردوں

علامہ اقبال ☆

433 سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

حیدر علی آتش ☆

434 ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی!

علامہ اقبال ☆

435 سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

پنڈت رام پرساد بسمل ☆

436 ساقی نے جو دستورِ میخانہ بدل ڈالا
رندوں نے بھی تنگ آکر پیمانہ بدل ڈالا

بے حس الہ آبادی ☆

437 سحر کو باغ میں پڑتی ہے اس لیئے شبنم
کہ پتہ پتہ کرے یاد با وضو تیری

علامہ اقبال ☆

438 سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

علامہ اقبال

439 سفر ہے آخرت کا میرے ذمہ کچھ نہ رہ جائے
بتا اے منزلِ ہستی ترا کتنا نکلا ہے

☆ فراق گورکھپوری

440 سنگ ریزوں کی چبھن کا مجھے احساس کہاں
میں تو منزل کے ستاروں پہ نظر رکھتا ہوں

☆ ....

441 سخت مشکل ہے رہِ عشق و یقیں پر چلنا
خار زاروں سے گزر کر یہ ڈگر جاتی ہے

☆ ....

442 سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

☆ علامہ اقبال

443 سنا تھا تری محفل میں کوئی پیاسا نہیں رہتا
مگر دیکھا یہاں تو تشنگی تقسیم ہوتی ہے

☆ منظور احمد منظور

444 سمایا ہے جب سے تو نظروں میں میری
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

نصیر الدین حیدر پاشاہ

ش

445 شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُردم ہے اگر تو، تو نہیں خطرۂ افتاد

☆ علامہ اقبال

446 شعور ہی سے ہے آرائش جہاں بے حس
وگرنہ دہر میں مشتِ غبار ہے انساں

☆ بیحس الہ آبادی

447 شامل نہیں ہے جس میں رسول خدا کا نام
وہ ذکر وہ دعا وہ عبادت ہے ناتمام

☆ شکیل احمد شکیل

448 شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

☆ علامہ اقبال

449 شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

450 شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے

☆ میر تقی میر

451 شعور و فکر اگر جزوِ زندگی ہو جائے
جہاں جہاں بھی نظر جائے روشنی ہو جائے

☆ دوا کر راہی

452 شاد اپنے کئے سے کچھ نہیں ہوتا
خدا کی دین ہے انسان کا مشہور ہو جانا

☆ شاد عظیم آبادی

453 شکوہ کرنے کی خو نہ تھی اپنی
پر طبیعت ہی کچھ بھر آئی آج

☆ فانی

454 شب وہی شب ہے دن وہی دن
جو تری یاد میں گزر جائیں

☆ حسرت موہانی

455 شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں
عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے

☆ میر

456 شیشہ ٹوٹے ، غل مچ جائے
دل ٹوٹے ، آواز نہ آئے

حفیظ میرٹھی

457 شب کی بڑھتی ہوئی تاریکی میں
طالبِ نورِ سحر ہیں کتنے ! !

☆ حیرت شملوی

458 شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

☆ علامہ اقبال

459 شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

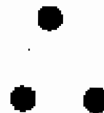
☆ احمد فراز

460 شیخ آئے جو محشر میں تو اعمال ندارد
جس مال کے تاجر تھے وہی مال ندارد

☆ ماچس لکھنوی

461 شیخ آج سیرِ چمن کو گئے تھے
بہت ان کے نقشِ قدم یاد آئے

☆ شجیع



ص

462 صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

☆ تسلیم لکھنوی

463 صحبتِ احباب یا دربار یا سرکار ہو
بات وہ کہیے بھلا ہو جس میں خلق اللہ کا

☆ امیر مینائی

464 صرف درسی کتاب پڑھنے سے
آدمی دیدہ ور نہیں ہوتا

☆ وکیل اختر

465 صدموں سے پھوٹتے ہی نہیں صاحبانِ فیض
پتھر برستے ہیں شجرِ میوہ دار پر

☆ صفی اورنگ آبادی

466 صرف اک قدم اٹھا تھا غلط راہِ شوق میں
منزل تمام عمر مجھے ڈھونڈتی رہی

سید عبد الحمید عدم

467 صرف روٹی کے مسائل کو نمایاں کر کے
چشم انساں سے حقیقت کو چھپا دیتے ہیں

☆ ماہر القادری

468 صدیوں فلاسفی کی چناں و چنیں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی

☆ اکبر الہ آبادی

469 صداقت ہو تو دل سینوں سے کھنچے لگتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی !!

☆ جگر مرادآبادی

470 صاف رستہ ہے چلے آؤ سوئے دیدہ و دل
آنکھ
عقل کی راہ سے آؤ گے تو پھیرا ہوگا

☆ شاذ تمکنت

471 صد سالہ دور چرخ تھا ساغر کا ایک دور
نکلے جو میکدے سے تو دنیا بدل گئی

☆ گستاخ رامپوری

472 صرف اک جنبش لب وہ بھی صدا سے خالی
یہ بھلا کونسا انداز ہے سرگوشی کا

☆ قتیل شفائی

self-respect Forbearance
473 صبر، خودداری، دلیری، حق پرستی اب کہاں
رکھ لیا ایک اچھا سا نام اور مسلماں ہو گئے

474 صرف آنکھوں ہی سے دنیا نہیں دیکھی جاتی
دل کی دھڑکن کو بھی بینائی بنا کر دیکھو

.... ☆

475 صرفِ عصیاں ہوا وہ لمحۂ عمر
جو تیری یاد میں بسر نہ ہوا

.... ☆

476 صفیں کج، دل پریشاں، سجدے بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

علامہ اقبال

♈

ض

477 ضعفِ پیری بڑھ گیا جوشِ جوانی گھٹ گیا
اب عصا منوائیے نخلِ تمنا کاٹ کر

☆ حالیؔ

478 ضبط کرتے ہیں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
آہ کرتے ہیں تو اندیشۂ رسوائی ہے

☆ شکیل بدایونی

479 ضبطِ غم، فکرِ وفا، پاسِ جنوں، وصل و فراق
کتنے طوفان محبت میں گزر جاتے ہیں

☆ ماہر القادری

480 ضمیر زر کی ترازو میں تل رہے ہیں یہاں
کہاں کا زہد و تقدس کہاں کا علم و ہنر

کوثر نیازی

481 ضمیر بیچ کے مل جائے دولتِ کونین
تو اس زوال کو للہ ارتقاء نہ کہو

☆

482 ضعیفی میں جوانی سے زیادہ جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغِ صبح جب خاموش ہوتا ہے

امیر اللہ تسلیم



ط

483 طولِ غم حیات سے گھبرا نہ اے جگر
ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہیں

☆

جگر مراد آبادی

484 طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

☆

شیفتہ

485 طریق اہل دنیا ہے گلہ و شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی

☆

علامہ اقبال

486 طوفان کر رہا ہے میرے عزم کا طواف
دنیا سمجھ رہی ہے کہ کشتی بھنور میں ہے

☆

....

487 طعن کیا کیا نہ فرشتوں نے کیے تھے جس پر
عرش پیما ہے وہی، خاک کا پتلا ہو کر

جگر مراد آبادی

ظ

488 ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا، لاکھوں کے لئے مرگِ مفاجات

☆ علامہ اقبال

489 ظاہراً توڑ لیا ہم نے بتوں سے رشتہ
پھر بھی سینے میں صنم خانہ بسا ہے یارو

☆ مولانا عامر عثمانی

490 ظفر آدی اس کو نہ جانیے گا، خواہ ہو کتنا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

☆ بہادر شاہ ظفر

491 ظالم حکومتوں کا نشاں ہے نہ نام ہے
قدرت کا انتقام بھی کیا انتقام ہے

ع

492 عزائم جن کے پختہ ہوں، یقیں جن کا خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں میں وہ گھبرایا نہیں کرتے

☆

493 عدل و انصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے

☆

494 عزم کی آنچ سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
گر نہ ہو عزم تو ہے موم بھی پتھر کی طرح

کیف گانوی

☆

495 عزم محکم ہو تو ہوتی ہیں بلائیں پسپا
کتنے طوفان پلٹ دیتا ہے ساحل تنہا

496 عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

علامہ اقبال

497 عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

☆ علامہ اقبال

498 عزائم ہوں اگر محکم چراغ دل جلانے میں
تو کیا مشکل زمانے پر اجالا بن کے چھانے میں

☆ ....

499 عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

☆ علامہ اقبال

500 عبث الزام نہ دو مشکلاتِ راہ کو راہی
تمہارے ہی ارادہ میں کمی معلوم ہوتی ہے

☆ دوا کوراہی

501 عرب کے چاند کی آمد سے پہلے کس نے سوچا تھا
کہ تپتی ریت کی قسمت میں ایسی چاندنی ہو گی

☆ ....

502 عصر حاضر میں یہی ہے کامرانی کی سبیل
سامنے نظروں کے اپنے وقت کی رفتار رکھ

☆ ....

503 عشق میں جان بھی دیدی میں نے خمار بقیہ ہستی
آج حق زندگی کا ادا ہو گیا

خمار بارہ بنکوی

504 عید اس کی ہے جس کی عید کے ساتھ
سو غریبوں کی عید ہوتی ہے

صفی اورنگ آبادی ☆

505 عصر حاضر ملک الموت ہے تیرا جس نے
قبض کی روح تری دے کے تجھے فکرِ معاش

علامہ اقبال ☆

506 عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

بہادر شاہ ظفر ☆

507 عجب منزل ہے یہ دنیائے فانی
یہاں پر ٹھہرتا کوئی نہیں ہے

.... ☆

508 عزیزوں کی اعانت گم، بزرگوں کا ادب رخصت
جو دل بدلا تو سب بدلا، خدا رخصت تو سب رخصت

اکبر الہ آبادی ☆

509 عزت دولت آنی جانی
مل مل جائے چھن چھن جائے

حفیظ میرٹھی ☆

510 عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ ہو جائے

علامہ اقبال

511 عاشقی بس کی نہیں سب کے لیے اہلِ خرد
یہ وہ دولت ہے جو دیوانوں کے گھر جاتی ہے

.... ☆

512 عشق کی پہلی منزل پہ سنبھل جائے تو خیر
ورنہ پھسلا تو پھسلتا ہی چلا جاتا ہے

جرم محمد آبادی ☆

513 عشق کی ایک جست نے طے کر دیا قصہ تمام — چھلانگ
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں
کنارہ (ب) (نون)

علامہ اقبال ☆

514 ہمت اے ہمسفر، ہے شکوۂ دشواری منزل
چلے راہرو تو خود ہی راستہ ہموار ہو جائے

سید منصور غوری منصور ☆

515 عمر بھر سب کی نگاہوں میں کھٹکتا ہی رہا
جرم اتنا تھا کہ حق گوئی میرا مسلک تھا

شمیم جےپوری

غ

516 غیر اپنے ہوں گے شیریں ہو گر اپنی زباں
دوست ہو جاتے ہیں دشمن تلخ ہو جس کی زباں

☆ ذہین حیدرآبادی

517 غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

☆ قدرت اللہ شوق

518 غم بانٹنے کی چیز نہیں پھر بھی دوستو
اک دوسرے کے حال سے واقف رہا کرو

☆ ....

519 غفلت میں کٹ نہ جائے دو روزہ یہ زندگی
رکھیو ہمیشہ سامنے روزِ حساب کو

☆ ....

520 غم میں بھی قانونِ فطرت سے میں کچھ بدظن نہیں
یہ سمجھتا ہوں کہ میرا دوست ہے دشمن نہیں

اکبر الہ آبادی

521 غم کامل ہی اصلی زندگی ہے
مسرت تو حیاتِ عارضی ہے

☆ ....

522 غم کی دولت حاصل کرنا سب کے بس کی بات نہیں
ہم نے کچھ ایثار کیا ہے تب یہ دولت پائی ہے

☆ لیث قریشی

523 غرض کے آشنا ہیں، آشنا سب بزمِ عالم میں
جہاں شیشہ ہوا خالی، جدا پیمانہ ہوتا ہے

☆ جلیل مانک پوری

524 غم بھی گذشتنی ہے خوشی بھی گذشتنی
کر غم کو اختیار کہ گزرے تو غم نہ ہو

☆ فانی بدایونی

525 غیر نے تم کو جاں کہا، سمجھا بھی اس نے کیا کہا
یعنی کہ بے وفا کہا، جان کا اعتبار کیا

☆ ....

526 غالب بُرا نہ مان جو دشمن بُرا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

☆ غالب

527 غمِ جہاں ہو، غمِ یار ہو، کہ تیرِ ستم!
جو آئے آئے کہ ہم دل کشادہ رکھتے ہیں

فیض احمد فیض

528 غم کی بڑھتی ہوئی یورش سے نہ گھبرا عامرؔ
غم بھی اک منزلِ راحت کا نشاں ہوتا ہے

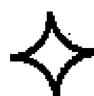
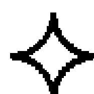
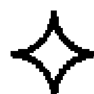
☆ مولانا عامر عثمانی

529 غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

☆ علامہ اقبال

530 غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

☆ داغؔ

ف

531 فقیروں کی نگاہوں میں عجب تاثیر ہوتی ہے
نگاہِ فیض سے دیکھیں تو خاک اکسیر ہوتی ہے

.... ☆

532 فاصلے صدیوں کے لمحوں میں بدل جائیں گے
عزم پرواز تو ہو، طاقتِ پرواز کے ساتھ

دواکر راہی ☆

533 فطرت آدم میں تھی اللہ! کیا نشو و نما
ایک مٹھی خاک یوں پھیلی کہ دنیا ہو گئی

ثاقب لکھنوی ☆

534 فرق آنکھوں کا نہیں، فرق ہے بینائی کا
عیب بیں عیب، ہنر مند ہنر دیکھتے ہیں

.... ☆

535 فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

اکبر الہ آبادی ☆

536 فرصت کہاں تھی اتنی کہ ہم کھولتے کتاب
ورنہ تمام علم تو قرآں ہی میں تھا

....

537 فقیہ شہر نے تہمت لگائی ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

ساغر صدیقی ☆

538 فضائے زندگی کی ظلمتوں کے مرثیہ خوانو!
اندھیروں ہی کے دم سے امتیاز نور ہوتا ہے

مولانا عامر عثمانی ☆

539 فرشتے جتائے آزمائش ہوں تو چیخ اٹھیں
یہ انساں ہے جو دیتا آرہا ہے امتحاں اپنا

خمار بارہ بنکوی ☆

540 فرشتے سے بہتر ہے انسان ہونا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

.... ☆

541 فقط تری نگہ التفات کی خاطر
قبول کی ہے زمانے کی بے رخی میں نے

مہر عثمانی ☆

542 فرشتہ مجھ کو مت کہنا میری توہین ہوتی ہے
میں مسجود ملائک ہوں، مجھے انساں رہنے دو

.... ☆

543 فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں ! خوش رہو ، ہم دعا کر چلے

میرؔ

ق

544 قدم قدم پہ تجھے خونِ دل بہانا ہے
رہِ حیات میں آسانیاں تلاش نہ کر

☆

545 قدم بڑھاؤ ترقی کرو ضرور و لے
رہے رسول کے قدموں پہ سر خدا کے لیے

اکبر الہ آبادی

☆

546 قوتِ فکر و عمل پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

☆

547 قدم قدم پہ نشیب و فراز ملتے ہیں
رہِ حیات میں انساں باحتیاط چلے

عنوان چشتی

☆

548 قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے

علامہ اقبال

549 قدم سوئے مرقد نظر سوئے دنیا
کدھر جا رہا ہے ، کدھر دیکھتا ہے

.... ☆

550 قدم عروج کی جانب وہ کیا بڑھائیں گے
جو لوگ شکوہ دورِ زوال کرتے ہیں

جلال فتح پوری ☆

551 قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

مولانا محمد علی جوہر ☆

552 قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

علامہ اقبال ☆

553 قدرت کو ناپسند ہے سختی زبان میں
پیدا ہوئی نہ اس لیے ہڈی زبان میں

.... ☆

554 قبر کے چوکھٹے خالی ہیں ، انھیں مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر لگا دی جائے

احسان دانش ☆

ک

555 کمالِ بزدلی ہے پست ہونا اپنی نظروں میں
اگر تھوڑی سی ہمت ہو تو پھر کیا ہو نہیں سکتا

☆ چکبست

556 کیف پیدا کر سمندر کی طرح
وسعتیں ، خاموشیاں ، گہرائیاں

☆ کیف بھوپالی

557 کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

☆ علامہ اقبال

558 کوتاہی عمل کا نتیجہ ہے ورنہ اوج
بدقسمتی جہاں میں کوئی چیز ہی نہیں

☆ اوج یعقوبی

559 کسی کا رزق رک نہیں سکتا درِ خلاقِ اکبر سے
صفی پتھر کے کیڑے کو غذا ملتی ہے پتھر سے

صفی اورنگ آبادی

560 کل عدم تھا ، کل عدم ہو جاؤں گا
اک وجودِ درمیاں کا ذکر کیا

خورشید جنیدی
☆

561 کسی کے کام نہ آئے وہ آدمی کیا ہے
جو اپنی فکر میں گزرے وہ زندگی کیا ہے

اثر لکھنوی
☆

562 کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بینائی

علامہ اقبال
☆

563 کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علامہ اقبال
☆

564 کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
آدمی بلبلا ہے پانی کا

امیر مینائی
☆

565 کمی نہیں قدر دانوں کی اکبر
کرے تو کوئی کمال تو پیدا

اکبر الہ آبادی
☆

566 کشاں کشاں مجھے جانا پڑا وہاں آخر
جہاں جہاں مری قسمت کا آب و دانہ ہوا

میر انیس

567 کبھی کے وہ ہو آئے عرشِ بریں سے
یہ دنیا ابھی بال و پر ڈھونڈتی ہے

☆ مولانا افضال الحق جوہر

568 کبھی تو ایسا بھی دستور خوشگوار چلے
فقیر تن کے چلے جھک کے شہریار چلے

یگانہ چنگیزی
☆

569 کی مسلماں نے ترقی جو فرنگی بن کر
یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلماں کی نہیں

اسد ملتانی ☆

570 کر پہلے مجھ کو زندگیٔ جاوداں عطا
پھر ذوق و شوق دیکھ دلِ بیقرار کا

علامہ اقبال ☆

571 کون کہتا ہے کہ سامان سے وابستہ ہے
تری عزت ترے ایمان سے وابستہ ہے

عروج احمد قادری ☆

572 کہنے کو اہل علم کی کوئی کمی نہیں
لیکن خود اپنی فکر، خود اپنی نظر کہاں

جگر مراد آبادی ☆

573 کیوں کر نہ ترا فریب کھائیں احمق !
دنیا ترا طمطراق ، اللہ اللہ !

جوش ملیح آبادی

574 کانٹوں میں ہے گھرا ہوا چاروں طرف سے پھول
پھر بھی کھلا ہی پڑتا ہے کیا خوش مزاج ہے

☆ ریاض خیرآبادی

575 کوئی بزم ہو کوئی انجمن، یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی، وہیں اک چراغ جلا دیا

☆ کلیم عاجز

576 کہہ کے لبیک مغفرت دوڑے
توبہ دل سے اگر کرے عاصی

☆ ذوق

577 کون کہتا ہے کہ منزل نہیں ملتی امجد
عزم کے ساتھ چلو گے تو خدا ملتا ہے

☆ بشیر امجد

578 کس حوصلے سے ہم نے بسر کی ہے زندگی
طوفاں سے بھی ملے تو یہ عزمِ جواں ملے

☆ خواجہ شوق

579 کیا کشش اللہ رے دنیائے آب و گل میں ہے
تا ابد جینے کی خواہش ہر بشر کے دل میں ہے

☆ صابر ابوہری

580 کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

علامہ اقبال

581 کافی نہیں ہے بیٹھ کے مدح و ثنا کریں
اٹھو کہ آج حقِ محبت ادا کریں

☆

582 کوئی مرحلہ ہو ، کوئی معرکہ ہو
نظر عارفانہ ، قدم غازیانہ

حفیظ میرٹھی ☆

583 کتنی خود دار ہے طبیعت اپنی
ہاتھ اُٹھے تو دعا بھول گئے

ابراھیم اشک ☆

584 کامل رہبر، قاتل رہزن
دل سا دوست نہ دل سا دشمن

جگر مراد آبادی ☆

585 کچھ ہم کو نہیں کام جگر اور کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

جگر مراد آبادی ☆

586 کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موجِ دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

وحشت کلکتوی ☆

587 کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

انشاء

588 کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاضؔ
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا

☆ ریاض خیر آبادی

589 کوئی کیوں کسی کا لبھائے دل کوئی کیوں کسی سے لگائے دل
وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

☆ بہادر شاہ ظفر دہلوی

590 کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

☆ تسکین

591 کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

☆ حکیم محمد اختر

592 کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ میخانہ

☆ رمزی اٹاوی

593 کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ تمنا ہے امیرؔ
آخری وقت سلامت میرا ایماں رہے

☆ امیر مینائی

594 کیا قیامت ہے کہ اس دورِ ترقی میں جگرؔ
آدمی سے آدمی کا حق ادا ہوتا نہیں

جگر مراد آبادی

595 کچھ تو ہوتے ہیں محبت میں جنوں کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

☆ ظہیر دہلوی

596 کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

☆ ناطق

597 کامرانی تو اُسی کے پاؤں چومے گی طفیل
عجز سے سجدہ میں جو وقتِ سحر گر جائے گا

☆ ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

598 کونسا جھونکا بجھا دے کب کسے معلوم ہے
زندگی اک شمعِ روشن ہے ہوا کے سامنے

☆ آباد عظیم آبادی

599 کہاں سے لاؤں صبر حضرتِ ایوب اے ساقی
مے آئے گی، صراحی آئے گی تب جام آئے گا

☆ شاد عظیم آبادی

600 کچھ وقت کٹ گیا جو تری یاد کے بغیر
ہم پہ تمام عمر وہ لمحے گراں رہے

☆ ....

601 کہاں ممکن تمہاری نعت حضرت مختصر یہ ہے
دو عالم مل کے بھی جو کچھ کہیں اس سے سوا تم ہو

مولانا اسعد اللہ اسعد

602 کیا ڈر جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیئے ہے

☆ محمد علی جوہر

603 کلیم شکر کرو حشر تک نہ ہوش آتا
ہوئی یہ خیر کہ وہ شوخ بے نقاب نہ تھا

☆ امیر مینائی

604 کہیں تمہارا ہی کردار گر نہ جائے فراز
ذرا سمجھ کے کہو کچھ کسی کے بارے میں

☆ احمد فراز

605 کھل گئی جب سے چشم بصیرت
اپنی نظروں سے خود گر گئے ہم !!

☆ مولانا ابرار الحق

606 کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

☆ علامہ اقبال

607 کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

☆ علامہ اقبال

608 کاٹ کر زباں میری کہہ رہا ہے وہ ظالم
اب تمہیں اجازت ہے حالِ دل سنانے کی

طارق بدایونی

609 کل مست عیش وناز تھے ہوٹل کے ہال میں
اب ہائے ہائے کر رہے ہیں اسپتال میں

اکبر الہ آبادی ☆

610 کشمکش ہی سے نکھرتا ہے سدا رنگِ حیات
موج کا نقطۂ معراج ہے طوفانوں میں

.... ☆

611 کسی کی کچھ نہیں سنتا یہ دل، اپنی ہی کہتا ہے
جو سچ پوچھو تو آنکھیں بند ہوتی ہیں جوانی میں

جرم محمد آبادی ☆

612 کافر ہندی ہوں میں دیکھ مرا ذوق و شوق
دل میں صلاۃ و درود، لب پہ صلوٰۃ و درود

علامہ اقبال



گ

613 گراں بہا ہے ترا گریۂ سحر گاہی
اسی سے ہے ترے نخل کہن کی شادابی

علامہ اقبال

☆

614 گلستاں کے لئے رونے سے کچھ بنتا نہیں فانی
نظر میں حسن پیدا کر سنور جائے گا ویرانہ

فانی بدایونی

☆

615 گزر گیا جو عہد عشرت، نہ رکھ تو دل میں پھر اس کی حسرت
قیام اسی کا سمجھ غنیمت، جو وقت پیش نگاہ اب ہے

اکبر الہ آبادی

☆

616 گو ہوا دشمن زمانہ ہو مگر اے دل ہمیں
دیکھنا یہ ہے مزاج یار تو برہم نہیں

☆

617 گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں

جگر مراد آبادی

618 گلہ نہیں جو گریزاں ہیں چند پیمانے
نگاہ یار سلامت ہزار میخانے

☆ روش صدیقی

619 گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

☆ ذوق دہلوی

620 گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روز گار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

☆ غالب

621 گلی گلی آباد تھی جن سے کہاں گئے وہ لوگ
راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے تھے اس نگری کے لوگ

☆ ناصر کاظمی

622 گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بت کدہ میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

☆ علامہ اقبال

623 گلوں نے خاروں کے چھیڑنے پر سوا خموشی کے دم نہ مارا
شریف الجھیں اگر کسی سے تو پھر شرافت کہاں رہے گی

☆ ....

624 گھٹے اگر تو بس اک مشتِ خاک ہے انسان
بڑھے تو وسعتِ کونین میں سما نہ سکے

جگر مراد آبادی

625 گلاسوں میں جو ڈوبے پھر نہ ابھرے زندگانی میں
ہزاروں بہہ گئے ان بوتلوں کے بند پانی میں

آغا حشر ☆

626 گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
چلو اچھا ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

خاطر غزنوی ☆

627 گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

عظیم دہلوی ☆

628 گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب سینے کے اندر متلاطم رہیں جذبات

علامہ اقبال ☆





ل

629 لاکھ دیوارِ چمن راستہ روکے لیکن
بوئے گل کی بھی کہیں خوئے سفر جاتی ہے

☆ ابو المجاہد زاہد

630 لکھا یہ داورِ محشر نے میری فردِ عصیاں پر
یہ وہ بندہ ہے جس پر ناز کرتا ہے کرم میرا

☆ چکبست

631 لب تک آئی تھی شکایت، کہ محبت نے کہا
دیکھ پچھتائے گا، خاموش! یہ دستور نہیں

☆ داغ دہلوی

632 لائی حیات آئے، قضا لے چلی، چلے
اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے

ذوق

633 لاؤ تو قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مُہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

☆ میر محبوب علی خاں آصف

634 لطافت کو نہ چھوڑے رنگ تیری شادی و غم کا
ہنسی آئے تو پھولوں کی جو رونا ہو تو شبنم کا

☆ اکبر الہ آبادی

635 لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے
تا بہ منزل صرف دیوانے گئے

☆ ....

636 لوگ لے لے کے ترا نام بلاتے ہیں مجھے
میں نہ سمجھا، میری عزت ہے کہ رسوائی ہے

☆ قتیل شفائی

637 لگی آگ میرے جگر میں یوں، نہ لگے کسی کے بھی گھر میں یوں
نہ تو لو اٹھی، نہ چمک ہوئی، نہ شرر اٹھے، نہ دھواں اٹھا

☆ ریاض خیر آبادی

638 لاکھ سندر ہیں، سنہرے ہیں وہ چاہے ہی تو ہیں
توڑ کر گھر کے کھلونے، چاند تاروں سے نہ کھیل

☆ کوثر

639 لطیف رہ نہیں سکتی جو زن ہے بے پردہ
سبب یہ ہے کہ نظروں کی مار پڑتی ہے

اکبر الہ آبادی

مستی کے لیے ہونے مٹنے تمنا ہے کافی × مے خانے کا محروم بھی محروم نہیں 1/166



640 مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

میر تقی میر

☆

641 مشکلیں کچھ بھی نہیں عزمِ جواں کے آگے
حوصلے آہنی دیوار گرا دیتے ہیں

....

☆

642 مایوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

حکیم محمد اختر

☆

643 میں کیوں اہلِ جہاں کی ترش روئی کا بُرا مانوں
گراں خوابی میں جھنجلایا ہی کرتے ہیں جگانے پر

حفیظ میرٹھی

☆

644 میری زباں پہ شکوۂ اہلِ ستم نہیں
مجھ کو جگا دیا ، یہی احسان کم نہیں

جگر مراد آبادی

645 مقامِ شکر ہے غافل مصیبتِ دنیا
اس بہانے اللہ یاد آتا ہے

☆ اکبر الہ آبادی

646 موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے

☆ محمود رامپوری

647 موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ ، کل ہماری باری ہے

☆ مرزا شوق

648 مصیبت میں دل ناکام گھبرایا نہیں کرتے
زباں پہ شکوۂ جور و ستم لایا نہیں کرتے

☆ ....

649 مصیبت کا اک اک سے احوال کہنا
مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ

☆ حالیؔ

650 مل جائے جو بھی وقت غنیمت سمجھ کے چل
کیا اعتبار سانس کا جب تک چلی چلی ! !

☆ خواجہ شوق

651 مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پر اشک برسانا نہیں آتا

....

652 مقام یوں ہوا اس کارگہ دنیا میں
کہ جیسے دن کو مسافر سرا میں آکے چلے

☆

653 مری نظر میں وہی سر ہے سر جسے عامرؔ
زمانہ کاٹ تو ڈالے ، مگر جھکا نہ سکے

مولانا عامر عثمانی

☆

654 مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

علامہ اقبال

☆

655 میسر ہو اگر ایمانِ کامل
کہاں کی الجھنیں ، کیسے مسائل !

حفیظ میرٹھی

☆

656 محبت کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پر گایا نہیں جاتا

مخمور دہلوی

657 مصیبت میں بشر کے جوہرِ مردانہ کھلتے ہیں
مبارک بزدلوں کو گردشِ دوراں سے ڈر جانا

چکبست

☆

658 مصیبت نام ہے لالِ وفا کی آزمائش کا
اسی میں آدمی کا حوصلہ معلوم ہوتا ہے

صفی اورنگ آبادی

659 محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

.... ☆

660 مصیبت کا بھی اک مقصد ہے دنیائے حوادث میں
کہ اک ٹھوکر لگے لور آدمی ہوشیار ہو جائے

ماہر القادری ☆

661 مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

میرؔ ☆

662 مالک تری رضا رہے اور تو ہی تو رہے
باقی نہ میں رہوں نہ میری آرزو رہے

.... ☆

663 مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

علامہ اقبال ☆

664 موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

علامہ اقبال ☆

665 جدتِ گفتار کو سمجھو نہ اخلاقی سند
خوب کہنا اور ہے اور خوب ہونا اور ہے

اکبر الہ آبادی

666 مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے
مری نماز جنازہ پڑھائی غیروں نے

....
☆

667 ملا جنہیں، انہیں افتادگی سے اوج ملا
انہی نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے

☆
اوج یعقوبی

668 مردِ حقانی کی پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیشِ ذی شعور

....
☆

669 مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

☆
جگر مراد آبادی

670 میر کیا سادہ ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

☆
میرؔ

671 میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

☆
مجروح سلطان پوری

672 موت کو سمجھا ہے غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

علامہ اقبال

673 مجھے معلوم ابھی دور ہے منزل میری
جذبۂ شوق یہ کہتا ہے کہ چلتے رہو

....
☆

674 موت کیا ہے زمانے کو سمجھاؤں
اک مسافر کو رستے میں نیند آگئی

....
☆

675 مصیبت جس سے ہو زائل وہی سامان کر دے گا
نہ گھبرا! خدا سب مشکلیں آسان کر دے گا

شاد عظیم آبادی
☆

676 ماحول پہ چھا جانا ہی جینے کا ہنر ہے
وہ جی نہیں سکتا جسے ماحول کا ڈر ہے

....
☆

677 ملے گا منزلِ مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ

علامہ اقبال
☆

678 مولا مالی بڑا گیانی کلی کلی کُل جوڑے رے
کچے پکے کا حال نہ جانا جس کو چاہے توڑے رے

....
☆

679 ممکن نہیں ہے ذوق، علائق سے چھوٹنا
جب تک کہ روح کو ہے تعلق بدن کے ساتھ

ذوق

680 مختصر سی زندگی کے سو تقاضے ہیں تو کیا
ہمتِ مردانہ و عزمِ جواں رکھتا ہوں میں

☆ محمد شفیع مونس

681 مشروطِ تگ و دو پہ نہ تدبیر پہ موقوف
کچھ فیصلے ایسے ہیں جو ہوتے ہیں کہیں اور

☆ ....

682 مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی !

☆ علامہ اقبال

683 منظور منظور اے اہلِ دنیا
اللہ میرا ، باقی تمہارا

مشکوٰۃ 427، متفق علیہ
أما ترضى أن تكون لهم الدنيا ولنا الآخرة

☆ حفیظ میرٹھی

684 مٹھیوں میں خاک لے کر لوگ آئے وقتِ دفن
زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے

☆ ثاقب لکھنوی

685 مشرق تو سرِ دشمن کو کچل دیتے ہیں
مغرب اس کی طبیعت کو بدل دیتے ہیں

☆ اکبر الہ آبادی

686 مانا ہماری ذات میں سو عیب ہیں مگر
بکے نہیں خدا کی قسم ہم غریب لوگ

....

687 مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر

علامہ اقبال ☆

688 منصور مزاجوں کو بھی نیند آئی شاید
ویران نظر آتا ہے مقتل کئی دن سے

اوج یعقوبی ☆

689 مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

فیض احمد فیض ☆

690 مدت سے امیرؔ ان سے ملنے کی تمنا تھی
آج اس نے بلایا ہے لینے کو قضا آئی

امیرؔ ☆

691 مانیں نہ مانیں حضرتِ دل اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

.... ☆

692 منزل رسی کے واسطے اخلاص شرط ہے
پھر رہبری کرے گی مشیت قدم قدم

.... ☆

693 میں نے پایا ہے اسے اشکِ سحرگاہی میں!
جس دُرِّ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

علامہ اقبال

694 منزل مجھے ملے نہ ملے اس کا غم نہیں
منزل کی جستجو میں مرا کارواں تو ہے

☆

695 منزل کی تمنا میں کچھ ہوش نہیں مجھ کو
کب شام ہوئی یارو! کب وقتِ سحر آیا

☆

696 مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

علامہ اقبال ☆

697 معتقد رہتے وہی مانے گئے
جس سے ہو کر تیرے دیوانے گئے

☆

698 مرد بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ
بندۂ حُر کے لئے نشترِ تقدیر ہے نوش آبِ حیات

علامہ اقبال ☆



699 نرمی سے مطیع، سنگدل ہوتے ہیں
دنداں صف بستہ ہیں زباں کے آگے

☆ انیس

700 نہ شعور زندگی ہے نہ مذاق بندگی ہے
مجھے تو تباہ رہا ہے یہ تری بندہ پروری ہے

☆ ....

701 نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لئے

☆ علامہ اقبال

702 نگاہِ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

☆ علامہ اقبال

703 نقشِ پائے رفتگاں سے یہ صدا ہے آ رہی
دو قدم میں راہ طے ہے شوقِ منزل چاہیے

خواجہ حیدر علی آتش

704 نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

علامہ اقبال
☆

705 نہ آئے راہِ طلب میں خیالِ ناکامی
نظر بلند رہے حوصلہ فراز رہے

فنا لودی
☆

706 نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

علامہ اقبال
☆

707 نبیؐ کا اسوۂ حسنہ تجھے یہ درس دیتا ہے
کہ تیری زندگی قرآن کی تفسیر ہو جائے

....
☆

708 نہ پاس انفاس معتبر ہے، نہ سیر افلاک مستند ہے
خلافِ شرعِ نبیؐ اگر ہے تو یہ ولایت بھی ساحری ہے

تاج کریمنگری
☆

709 نہ شاخ گل ہی اونچی ہے نہ دیوار چمن بلبل
تری ہمت کی کوتاہی، تری قسمت کی پستی ہے

امیر مینائی
☆

710 نشیمن کیا چمن سے ربط ہونا چاہیے دل کو
نشیمن کے اجڑنے سے چمن ویراں نہیں ہوتا

خمار بارہ بنکوی

711 نگاہ اقربا بدلی ، مزاج دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی، سارا ہی جہاں بدلا

☆ مجذوب

712 نسبت ہے محترم میری خیر البشر کے ساتھ
اس واسطے دُعا کا ہے رشتہ اثر کے ساتھ

☆ صادق نقوی

713 نہ کوئی راہ پا جائے ، نہ کوئی غیر آ جائے
حریم دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

☆ مولانا محمد احمد پرتاب گڈھی

714 نشانِ منزل جاناں ملے ملے نہ ملے
مزے کی چیز ہے یہ ذوقِ جستجو مرا

☆ وحشت کلکتوی

715 نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

☆ علامہ اقبال

716 نا اہل کچھ تو کر نہ سکے اور مر گئے
الزام رکھ کے زندگی مستعار پر

☆ صفی اورنگ آبادی

717 نا امیدی ہے جو قدموں کو جکڑ لیتی ہے
راستہ کوئی بھی دشوار نہیں ہوتا

☆ سوز نعمانی

718 نہ اِدھر اُدھر کی تو بات کر، یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
ہمیں رہزنوں سے گلہ نہیں، تری رہبری کا سوال ہے

.... ☆

719 نیچی نظروں سے حسینوں کو پرکھنے والو
دیکھنا، دیکھتا ہے دیکھنے والا کوئی

مائل خیر آبادی ☆

720 نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو، ترے عفوِ بندہ نواز میں

علامہ اقبال ☆

721 نکلے خلوص دل سے اگر وقت نیم شب
اک آہ اک صدی کی عبادت سے کم نہیں

.... ☆

722 نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

علامہ اقبال ☆

723 نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مولانا ظفر علی خاں ☆

724 نیرنگیِ سیاستِ دوراں تو دیکھیے
منزل انہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

محسن بھوپالی

آہ و زاری

725 نہ چھوڑ اے دل فغاں صبح گاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو میں

☆ علامہ اقبال

726 نہ اتنا دل لگا آزاد دنیا سے کہ یہ ظالم
شریک عیش ہوتی ہے شریک غم نہیں ہوتی

☆ جگن ناتھ آزاد

727 نبیؐ ہیں وہ امی مگر سب سے اعلم
دوعالم سے اعلیٰ خدا سے فقط کم

☆ مولانا اسعد اللہ اسعد

728 نظر مغموم ہے لب پہ ہنسی ہے
اسی کا نام شاید زندگی ہے

☆ ....

729 نہ پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جب کہ وقت اپنا
اجل کو آفریں ہے وقت پر پہنچی تو یہ پہنچی

☆ بہادر شاہ ظفر

730 نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر، تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

See 605

☆ بہادر شاہ ظفر

731 نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا
پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا

ذوق

732 نکلی نہ کوئی صورت جب صلح کی گلچیں سے
مجبور عنادل نے کاشانہ بدل ڈالا

☆ بے حس الہ آبادی

733 نامی جہاں میں کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار عقیق کٹا ، تب نگیں ہوا

☆ ....

734 نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

☆ غالب

735 نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے
پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے

☆ انور دہلوی

736 نہ ستم کی ہے شکایت ، نہ کرم کی خواہش
دیکھ تو ہم بھی ہیں کیا صبر و قناعت والے

ذوق





737 وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمر جاوداں پیدا

علامہ اقبال

☆

738 وہ کون سا عقدہ ہے [redacted] جو وا ہو نہیں سکتا
کوشش کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا

ناظم انصاری

☆

739 وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا

علامہ اقبال

☆

740 وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

علامہ اقبال

☆

741 وقت پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

ذوق دہلوی

742 وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

علامہ اقبال ☆

743 وقت پیری میں کہاں اب وہ جوانی کی امنگ
رنگ موجوں کا بدل جاتا ہے ساحل کے قریب

☆ ....

744 وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے

علامہ اقبال ☆

745 واقف ہو اگر لذتِ بیداریٔ شب سے
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پُر اسرار

علامہ اقبال ☆

746 وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

علامہ اقبال ☆

747 وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

علامہ اقبال ☆

748 واعظ کا ہر اک ارشاد بجا، تقریر بہت دلچسپ مگر
آنکھوں میں سرورِ عشق نہیں، چہرے پہ یقیں کا نور نہیں

جگر مراد آبادی

749 وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

☆ علامہ اقبال

750 وہ قوم نہیں لائق ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

☆ علامہ اقبال

751 وقار، عزت و منصب، فراز، جاہ و جلال
کرم ہو جس پہ خدا کا اُسی کو ملتا ہے

☆ ....

752 وہ مسافر ہوں جو ہو مختتم سفر سے بے نیاز
میری ہر منزل نشانِ راہ ہے، منزل نہیں

☆ فانی بدایونی

753 وقت چلتا ہے اڑاتے ہوئے لمحات کی گرد
پیرہن فکر کا ہر روز بدلتے رہیے

☆ ....

754 وہ کام کر کہ غیر بھی ہوں ترے مدح خواں
تا حشر ہر زباں پہ تری داستاں رہے

☆ ....

755 وفا کا نام کوئی بھول کر نہیں لیتا
ترے سلوک نے چونکا دیا زمانے کو

جگر مراد آبادی

756 واقف ہیں خوب آپ کے طرزِ جفا سے ہم
اظہارِ التفات کی زحمت نہ کیجئے !

☆ حسرت موہانی

757 وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

☆ علامہ اقبال

758 وائے ناکامی وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

☆ احسان الحق دانش

759 وہ کون ہے دنیا میں جسے غم نہیں ہوتا
کس گھر میں خوشی ہوتی ہے ماتم نہیں ہوتا

☆ ریاض خیر آبادی

760 وہ سجدہ روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

☆ علامہ اقبال

761 وفا کے نام پہ تم کیوں سنبھل کے بیٹھ گئے
تمہاری بات نہیں ، بات ہے زمانے کی

☆ مجروح سلطان پوری

762 وہ عیادت کو مری آئے ہیں لو اور سنو
آج ہی خوبیٔ تقدیر سے حال اچھا ہے

داغؔ



763 ہر دم قدم کو اپنے رکھ احتیاط سے یاں
یہ کارگہ ساری دکانِ شیشہ ساز ہے

☆ میرؔ

764 ہوس پرست کہاں ، امتحانِ عشق کہاں
جو باوفا ہیں وہی آزمائے جاتے ہیں

☆ روش صدیقی

765 ہاتھ آئی جو نہ دنیا تو نہیں غم حسرت
ہو مبارک تمہیں بس صاحبِ ایماں ہونا

ضامن علی حسرت نظام آباد ☆

766 ہمارا شغل ہے راتوں کو رونا یادِ دلبر میں
ہماری نیند ہے محوِ خیالِ یار ہو جانا

.... ☆

767 ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
رفتہ رفتہ ، چپکے چپکے ، دم بدم

مجذوب

768 ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے ، گر کر اٹھے ، اٹھ کر چلے

.... ☆

769 ہر ایک دل کا مقدر نہیں ہے دولتِ غم
نگاہِ دوست کہاں سب کو آزمائی ہے

اوج یعقوبی ☆

770 ہم تو ایمان کا سودا نہیں ہونے دیں گے
دام لگتے ہیں تو لگ جائیں ہمارے سر کے

مسعود جاوید ہاشمی ☆

771 ہر رنگ میں راضی بہ رضا ہو تو مزا دیکھ
دنیا ہی میں بیٹھے ہوئے جنت کی فضا دیکھ

مولانا محمد علی جوہر ☆

772 ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں، اجزائے ایماں ہو گئیں

غالب ☆

773 ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علامہ اقبال ☆

774 ہر مصیبت کا دیا ایک تبسم سے جواب
اس طرح گردشِ دوراں کو رلایا میں نے

....

775 ہر رات کے پچھلے حصہ میں کچھ دولت لٹتی رہتی ہے
جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

☆

776 ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

مجذوب
☆

777 ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق اچھے اخلاق والا
آتش پرست

علامہ اقبال
☆

778 ہمارے پاس ہے کیا جو کریں فدا تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

خواجہ میر درد
☆

779 ہر مشکل حیات پہ ہنستا ہوں اس لئے
ہر مشکل حیات میں مشکل کشا ہے تو

طاہر گلشن آبادی
☆

780 ہر اک مقام سے آگے ہے مقام تیرا
حیات ذوق سفر کے سوا کچھ اور نہیں

علامہ اقبال
☆

781 ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیا ہے انداز خسروانہ

علامہ اقبال

782 ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

☆ علامہ اقبال

783 ہم صبر و رضا کے بندوں کو اس حق سے انور کیا مطلب
جو ہونے والی باتیں ہیں ہم چاہیں نہ چاہیں ہوتی ہیں

☆ علامہ انور صابری

784 ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے ؟ رہرو منزل ہی نہیں

☆ علامہ اقبال

785 ہے جستجو کہ خوب سے خوب تر کہاں
اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

☆ حالی

786 ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

☆ غالب

787 ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

☆ غالب

788 ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

علامہ اقبال

789 ہوش و حواس، تاب و تواں سب جا چکے ہیں داغ
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

☆ داغ

790 ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

☆ علامہ اقبال

791 ہر اک مصیبت کی تہہ میں چھپی رہتی ہے راحت بھی
شبِ تاریک کے دامن سے ہوتی ہے سحر پیدا

☆ شفیق جونپوری

792 ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
ہم نے دشتِ امکاں کو ایک نقشِ پا، پایا

☆ غالب

793 ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

☆ علامہ اقبال

794 ہجر کے حرفوں میں بھی کیا اثر ہے ہجر کا
لفظ سے لفظ وقتِ تلفظ اک ذرا ملتا نہیں

☆ ....

795 ہے جوانی خود جوانی کا سنگھار
سادگی زیور ہے اس سن کے لئے

امیر مینائی

796 ہر نفس عمرِ گذشتہ کی ہے میّت فانؔی
زندگی نام ہے مر مر کے جیئے جانے کا

☆ فانی بدایونی

797 ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

☆ غالبؔ

798 ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرتِ انسان پر
فعلِ بد تو خود کرے، لعنت کرے شیطان پر

☆ منشی منولال صفا

799 ہے مشقِ سخن جاری، چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

☆ حسرت موہانی

800 ہوش مندوں نے کہا ہر بزدلی کو مصلحت
جانبِ مقتل گئے تو صرف دیوانے گئے

☆ ....

801 ہم اپنے دور میں سچ بولنے کے مجرم تھے
امیرِ شہر بھی ہمارے لہو کا طالب تھا

☆ اعجاز رحمانی

802 ہوئے مر کے ہم جو رسوا، ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

غالب

803 ہم کو ان سے ہے وفا کی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

غالب ☆

804 ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

میر انیس ☆

805 ہر بڑے نے بڑا کہا ہے انہیں
کتنے بڑے ہیں وہ خدا جانے

الحاج مرزا شکور بیگ ☆

806 ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

ساحر لدھیانوی ☆

807 ہم نے یہ نکتہ سنا اک مرد حق آگاہ سے
پھر گیا اس سے زمانہ جو پھرا اللہ سے

اکبر الہ آبادی ☆

806 ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہ نو
کمال کس کو میسر ہوا ہے بے تگ و دو

علامہ اقبال ☆

809 ہے یہ حقیقتِ مجاز، اب یہ کھلا ہے جا کے راز
سب ہے فریب آب و گل، حسن و جمال کچھ نہیں

اصغر گونڈوی

– رقیم لکھنوی (ادبی تحریریں 1/138)

810 ہر ایک شخص نے ہنس کر مزاج پرسی کی
ملا نہ شہر میں کوئی بھی غمگسار مجھے

ابرار حسن عارف ☆

811 ہے دل کے لیئے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

علامہ اقبال ☆

812 ہے جبیں تیری منور، ذرا دل بھی دیکھ زاہد
جو جگہ ہے روشنی کی، وہیں روشنی نہیں ہے

بیکل اتساہی ☆

813 ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

علامہ اقبال ☆

814 ہم نے خوشبو کے بند کھول دیئے
اب ہوا تیری ذمہ داری ہے

.... ☆

815 ہے موت تو اک زندگی نو کا پیام
اے دل! کہیں موت سے ڈرا کرتے ہیں

سیماب اکبرآبادی ☆

816 ہم باوفا تھے اس لئے نظروں سے گر گئے
شاید تمہیں تلاش کسی بے وفا کی تھی

....

817 ہم ایسے رہیں یا کہ ویسے رہیں
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہیں

☆ مولانا سید سلیمان ندوی

818 ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

☆ اکبر الہ آبادی

819 ہر آدمی اوڑھے ہے تقدس کا لبادہ
لگتا ہے یہاں کوئی گنہگار نہیں ہے

☆ ڈاکٹر تابش مہدی

820 ہم نے بے انتہا وفا کر کے
بے وفاؤں سے انتقام لیا

☆ آل رضا

821 ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے اسپتال جا کر!!

☆ اکبر الہ آبادی

822 ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کر لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

☆ اکبر الہ آبادی

823 ہم عاصی گنہگاروں کو بس دونوں جہاں میں
صرف ایک سہارا ہے ترے فضل و کرم کا

سید احمد اثر

824 ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں
ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں

جگر مراد آبادی

☆

825 ہم انتظارِ صبح میں جاگے تمام رات
نکلا جو آفتاب تو وہ بھی گہن میں تھا

....

☆

826 ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

محمد احمد پرتاب گڈھی

☆

827 ہر پھول کی قسمت میں کہاں نازِ عروساں
کچھ پھول تو کھلتے ہیں مزاروں کے لیے بھی

بیش عظیم آبادی

☆

828 ہم نے ہنس ہنس کے تری بزم میں اے پیکرِ ناز
کتنی آہوں کو چھپایا ہے تجھے کیا معلوم

مخدوم محی الدین



ی

829 یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

حالی ☆

830 یوں تو دنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی

حکیم محمد اختر ☆

831 یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

علامہ اقبال ☆

832 یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

رشکی دہلوی ☆

833 یہ گھڑی محشر کی ہے، تو عرصہ محشر میں ہے
پیش کر غافل، عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

علامہ اقبال

834 یہ فریب جلوہ ہے سر بسر، مجھے ڈر یہ ہے دلِ بے خبر
کہیں جم نہ جائے تری نظر انہیں چند نقش و نگار پر

جگر مراد آبادی

☆

835 یہ قدم قدم بلائیں، یہ سوادِ کوئے جاناں
وہ یہیں سے لوٹ جائے، جسے زندگی ہو پیاری

مولانا عامر عثمانی

☆

836 یوں تو جینے کو سبھی جیتے ہیں دنیا میں مگر
زندگی نام ہے احساس کی بیداری کا

دواکر راہی

☆

837 جہاں کوتاہیِ ذوقِ عمل ہے خود گرفتاری
جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے

اصغر گونڈوی

☆

838 یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی؟

علامہ اقبال

☆

839 یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کو اکسیر ہے
میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے

علامہ اقبال

☆

840 یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

علامہ اقبال

841 یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

علامہ اقبال

☆

842 یوں تو الفاظ ہیں اظہار مطالب کے لئے
لوگ الفاظ میں نیت کو چھپا دیتے ہیں

....

☆

843 یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

شاد عظیم آبادی

☆

844 یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غالب

☆

845 یہ عشق نہیں آساں، بس اتنا سمجھ لیجے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے

جگر مراد آبادی

☆

846 یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا

علامہ اقبال

☆

847 یہ روز و شب، یہ صبح و شام، یہ بستی یہ ویرانہ
سبھی بیدار ہیں، انساں اگر بیدار ہو جائے

جگر مراد آبادی

848 یہ مصرعہ کاش نقش ہر در و دیوار ہو جائے
جسے جینا ہو مرنے کے لئے تیار ہو جائے

جگر مراد آبادی ☆

849 یہ موج تلاطم، یہ طوفاں، یہ دھارے
اگر حوصلہ ہو تو یہ بھی ہیں سہارے

جگر مراد آبادی ☆

850 یہ ذکر نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

علامہ اقبال ☆

851 یہ حادثات زمانہ کیا ہیں؟ ترے حسن طلب کے جلوے
دلوں کو ٹھوکر لگا لگا کر، دلوں کی دنیا جگا رہے ہیں

جگر مراد آبادی ☆

852 یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اکبر الہ آبادی ☆

853 یارب یہ التجا ہے کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زباں میں جو دل پر اثر کرے

.... ☆

854 یہ کون اس کے صحن چمن سے گذر گیا
لب تک ہیں پھول چاک گریباں کیے ہوئے

احسان دانش

855 یہ فقط نہیں ہے کافی کہ مرا مزاج پوچھیں
مرے درد دل کو سمجھیں، مری احتیاج پوچھیں

.... ☆

856 یادِ حبیبؐ ، دیدۂ پرنم ، گداز دل
وارث ترے خدا نے تجھے کیا دیا نہیں

وارث اباضؔ ☆

857 یہ کم نہیں کہ زمانے کو روشنی دی ہے
تمام عمر جلے ہم مگر دیوں کی طرح

سلیمان اطہر جاوید ☆

856 یہ پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

احسان دانش کتابوں کی درسگاہ ☆
ص ۹۶

859 یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

علامہ اقبال ☆

860 یہ دنیائے فانی ہے فقط ایک خواب ہے شب کا
جو دیکھا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری

مولانا صدیق احمد باندوی ثاقب



اِنسان کا آغاز اور انجام

دیکھ اے انسان ! یہ کیا شے جا رہی ہے دوش پر
ہاں خدا را اِک نظر اس پیکرِ خاموش پر

کون یہ اوڑھے کفن تاحشر سونے کے لئے
جارہا ہے قبر کی خوراک ہونے کے لئے

اشک بن کر نور کیوں اس کی نظر کا بہہ گیا؟
سوچ یہ کیوں دفعتاً خاموش ہو کر رہ گیا

تجھ سے کچھ اِس خاک کی امداد ہو سکتی نہیں
اب یہ بستی حشر تک آباد ہو سکتی نہیں

ناز تھا جس صبحِ نورانی پہ اس کی شام دیکھ
دیکھ اپنے شاندار آغاز کا انجام دیکھ

بے خبر سو رہا ہے آج جو اوڑھے کفن
ایک دن اس نے بھی پہنا تھا عروسی پیرہن

اس کی راتیں بھی تبسّم کی طرح شاداب تھیں
اس کے دل میں بھی ہزاروں حسرتیں بیتاب تھیں

خون میں اس کے بھی اک ہل چل تھی اک طوفان تھا
یہ بھی تیری طرح جیتا جاگتا انسان تھا

وہ اُمنگیں ، وہ نشاطِ کامرانی کیا ہوئی !
کیا ہوئی وہ زندگی کی لن ترانی کیا ہوئی !

موت کے آتے ہی چہرہ زرد ہو کر رہ گیا
ایک ہی جھونکے میں یہ شعلہ سرد ہو کر رہ گیا

اب تو اِفشاء ہو گیا رازِ کمالِ زندگی
لو غلامِ زندگی ! دیکھ مآلِ زندگی

جوش ملیح آبادی

مُناجات

صدقِ احساس کی دولت مرے مولیٰ دے دے
غمِ امروز بھلا دے، غمِ فردا دے دے
دُھن کچھ ایسی ہو فراموش ہو اپنی ہستی
دلِ دیوانہ و شیدائی و شیدا دے دے
اپنے مےخانے سے اور دستِ کرم سے اپنے
دونوں ہاتھوں میں مرے ساغرِ دنیا دے دے
کھول دے میرے لیے علمِ حقیقت کے دَر
دلِ دانا، دلِ بینا، دلِ شنوا دے دے
قول میں رنگِ عمل بھر کے بنا دے رنگیں
لبِ خاموش بنا کر دلِ گویا دے دے
دلِ بیتاب ملے، دیدۂ پُرآب ملے
تپِ آتش مجھے دے دے غمِ دنیا دے دے
دردِ دل سینے میں رہ رہ کے ٹھہر جاتا ہے
جو نہ ٹھہرے مجھے وہ دردِ خدایا دے دے

مولانا سید سلیمان ندویؒ